مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

کراچی

جلد ۴
شمارہ ۱۱

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

وأتموا الحج والعمرة لله

قربانی کی کھالیں

مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

امیرِ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کی اپیل

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

- جو ملت اسلامیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ ہے۔
- جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔
- جس کو شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت حاصل رہی۔
- جس کے ملک بھر میں ۴۰ سے زیادہ دفاتر اور ۵۰ فاضل مبلغ کام سرانجام دے رہے ہیں۔
- جو لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔
- جس نے پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے ملک میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں کامیاب تحریکیں چلائیں۔
- جس کے مبلغین ہر سال بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں۔
- جس کے دو ہفت روزہ جرائد شائع ہوتے ہیں۔
- جس کے بارہ دینی مدارس اور مسجدیں ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔
- جس نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کیس میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اہم بات

- قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں وہاں دو مساجد و مدارس قائم ہیں جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔
- ساہیوال شہداء کیس میں اب تک مجلس نے چوتیس ہزار روپے خرچ کئے۔
- حال ہی میں مجلس کا ایک وفد کینیا، جنوبی افریقہ، ماریطیش اور ری یونین کا دورہ کرکے واپس آیا ہے۔ اور اب پھر دورے پر گیا ہے

یہ سب

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں

آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔
مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ

قربانی کی کھالیں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو دے کر اس کار خیر میں ہاتھ بٹائیں۔

رقوم جمع کرانے کیلئے

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان ملتان ۔ مجلس تحفظِ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۷۶۳۳۸ جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۷۱۱۶۹۱
کراچی میں الائیڈ بینک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوۃ

کراچی

۶ تا ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ
مطابق
۲۳ تا ۲۹ اگست ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱	خصائل نبویؐ	۴
۲	صدیقی دورِ خلافت میں مرتدین کا قتل	۵
۳	قربانی کے مسائل	۷
۴	تکمیل دین کا دن	۸
۵	گستاخانِ رسولؐ	۱۳
۶	ظل نگر کا ــــ سوا لاکھ فقیری تحفہ	۱۴
۷	آپ کے مسائل	۱۶
۸	مغربی افریقہ میں قادیانی گمراہیوں کے پھندے	۱۷
۹	افغانستان کے بارے میں پاکستان کی خارجہ پالیسی	۱۹
۱۰	بزمِ ختم نبوت	۲۰
۱۱	طاعون اور مرزاجی کی قلابازیاں	۲۱
۱۲	اخبار ختم نبوت	۲۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ -/۷۰ روپے — ششماہی -/۴۰ روپے
سہ ماہی -/۲۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ٹیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راٹا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۳۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت تواضع فرمانے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۔ حدثنا علی بن حجر حدثنا علی بن مسھر عن مسلم الاعور عن انس ابن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشھد الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب دعوۃ العبد وکان یوم بنی قریظۃ علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف من لیف۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، جنازوں میں شرکت فرماتے تھے گدھے پر سوار ہو جاتے تھے غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ آپؐ بنو قریظہ کی لڑائی کے دن ایک گدھے پر سوار تھے۔ جس کی لگام کھجور کے پٹھوں کی تھی اور کاٹھی بھی اسی کی تھی۔

فائدہ: عرب میں گدھوں کی ایک خاص قسم ہے جو جثہ میں یہاں کے موٹے خچروں سے بڑے ہوتے ہیں۔ اور تیز اس قدر کہ معمولی ٹٹوؤں سے تیز ہوتے ہیں۔ دو دو تین تین آدمی ان پر بے تکلف بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ یہاں کے معمولی گھوڑوں سے بہتر ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی ہوں لیکن گھوڑوں کے مقابلہ میں ادنیٰ سواری شمار ہوتی ہے یہی مقصود ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس عزت و رفعت کے جو دو جہان کی سرداری سے حاصل تھی گدھے کی سواری سے استنکاف نہ تھا۔ اسی طرح مریضوں کی عیادت جس درجہ کا بھی بیمار ہو شریف ہو یا کوئی معمولی آدمی ہو حتیٰ کہ غیر مسلموں تک کی عیادت فرماتے تھے۔ ایک یہودی لڑکا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا کوئی خدمت بھی کر دیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اس کا آخری وقت تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کے طور پر اپنا حق ادا فرمایا اور اس کو اسلام کی تبلیغ فرمائی اس نے اپنے یہودی باپ کی طرف دیکھا اس نے اجازت دیدی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ ہی حمد کا سزاوار ہے جس نے میری وجہ سے اس کو عذاب جہنم سے بچا دیا۔ یہی نہیں بلکہ رأس المنافقین عبداللہ بن ابی کی عیادت کے لیے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ حالانکہ اس سے بہت سی اذیتیں پہنچی تھیں۔ اسی طرح معمولی معمولی جنازوں میں شرکت کے متعدد واقعات حدیث کی کتابوں میں وارد ہیں۔

۴۔ حدثنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی حدثنا محمد بن فضیل عن الاعمش عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعی الی خبز الشعیر والاھالۃ السنخۃ فیجیب ولقد کانت کان لہ درع عند یھودی فما وجد ما یفکھا حتی مات۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت کیے جاتے تو آپؐ اس کو بھی بے تکلف قبول فرما لیتے آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی۔ اخیر عمر تک حضور اکرم کے پاس اس کے چھڑانے کے لائق دام نہیں ہوتے۔

فائدہ: چکنائی میں پرانی ہونے کی وجہ سے بو کا اثر بھی آ جاتا ہے۔ یہ بات کہ دعوت جو کی روٹی اور پرانی چکنائی کی ہے دعوت کرنے والے کی حالت اور تجربہ سے معلوم ہو جاتی ہے یا ان کی تصریح سے یہ بات معلوم ہونے کے باوجود بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قبول فرمانے میں کوئی عذر نہ فرماتے۔ اخیر واقعہ قرض کا اتفاقاً ذکر کر دیا گیا کہ اس حدیث میں تھا اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ بھی غایت تواضع کی وجہ سے تھا۔ اور فقر کے تمام حالات اسی وجہ سے تھے ورنہ اللہ جل شانہ نے آپؐ کو اختیار دیا تھا کہ بندگی کے ساتھ رسول بننا چاہتے ہو یا بادشاہت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی پہلی صورت کو پسند فرمایا۔

۵۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن الربیع بن صبیح عن یزید بن ابان عن انس بن مالک قال حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رحل رث علیہ قطیفۃ لا تساوی اربعۃ دراھم فقال اللھم اجعلہ حجا لا ریاء فیہ ولا سمعۃ۔

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر حج کیا۔ اس پر ایک باریک کپڑا پڑا ہوا تھا۔ جو چار درہم کا بھی نہیں ہوگا ایسے ہی ممکن ہے کہ اس پر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

باقی صفحہ ۷۲ پر

تکمیلِ دین کا مبارک دن

اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا ــــ ان کے بعد پے در پے نبی آتے رہے۔ قرآن پاک کی سورۃ عراف میں کچھ انبیاء کرام کا سلسلہ وار ذکر فرمایا ہے ــــ شروع سورۃ میں حضرت آدم اور اولادِ آدم کا ذکر ہے، جب اولادِ آدم شعور و آگہی کی دولت سے مالامال ہوگئی، اسے رہن سہن، بود و باش، کھیتی باڑی کے طریقے آگئے تو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو یوں خطاب فرمایا:

"یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم"

اے اولادِ آدم! تمہیں صرف اسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا جس میں تم دن رات مگن رہنے لگے ہو بلکہ تمہارا مقصدِ تخلیق کچھ اور ہے جسے بتانے کیلئے میں پیغمبروں کا سلسلہ شروع کر رہا ہوں ــــ اب میرے نبی، میرے رسول، میرے پیغامبر تمہارے پاس آئیں گے۔ وتمہیں تمہارا مقصد بتائیں گے۔ دیکھنا کہیں انکار نہ کر بیٹھنا ــــ ذرا آگے چل کر اللہ کریم نے کچھ نبیوں کا سلسلہ وار تذکرہ یوں فرمایا ہے

"ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ ط"

ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا جنہوں نے توحیدِ خداوندی (مقصدِ تخلیق) کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو ــــ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کوئی مسجود نہیں، کوئی مقصود نہیں، کوئی خالق، کوئی رازق ولی مالک، کوئی حاجت روا اور کوئی مشکل کشا نہیں ــــ حضرت نوح کے اس تذکرے کے بعد حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ علیہم السلام کا تذکرہ کیا جب سب کا تذکرہ ہو چکا تو آخر میں سرکارِ دو عالم، تاجدارِ ختم نبوت، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

"الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰتہ والانجیل ط"

جس میں فرمایا کہ پچھلی قومیں، یہودی اور عیسائی نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اپنی کتابوں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

نی بڑی خصوصیت بیان کرنے کے سرکارِ دو عالم کی ختم نبوت کا اعلان یوں فرمایا:۔

"قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ط"

اے میرے نبی! انہیں بتا دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں ــــ آپؐ سے پہلے کوئی زمانہ، کوئی ملک، کوئی بستی، کوئی قریہ اور کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس میں کوئی نبی یا رسول نہ آیا ہو۔ جب سب آچکے تو آخر میں آپؐ کو بھیجا اور نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع کیا تھا۔ اسے آپؐ پر ختم کردیا۔

ؔ
صحنِ چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آگئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

حضورؐ سے پہلے جتنے بھی نبی آئے وہ سارے علاقائی نبی تھے، مخصوص زمانے، مخصوص مدت اور مخصوص علاقے تک محدود تھے لیکن آپؐ

کی نبوت کسی قوم، علاقے یا زمانے تک محدود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرح میں رب العالمین ہوں، میرا آخری نبی رحمۃ العالمین ہے، جو کتاب ان پر نازل ہوئی وہ ذکر اللعٰلمین اور جہاں وہ پیدا ہوتے ہدی العالمین ہے ہے

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں وہ پاسباں ہمارا

جو خوبیاں اور کمالات فرداً فرداً تمام انبیاء علیہم السلام میں پائے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ تمام خوبیاں اور کمالات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرما دیے جسے بانی دارالعلوم دیوبند حضرت نانوتوی ؒ یوں فرماتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار!

جس طرح آپ ؐ عالمگیر اور آخری نبی ؐ ہیں اسی طرح آپ ؐ کی شریعت بھی عالمگیر، آخری اور کامل و مکمل شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرائض نبوت مکمل طور پر ادا فرما چکے ——— خدا کی وحدانیت کے چرچے عام ہو گئے ——— شرک و بدعت کی جڑیں اکھڑ گئیں۔ اعتقادات، عبادات اور اوامر و نواہی سے متعلق تمام احکامات نازل ہو چکے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی پیشگوئی عملی صورت میں ظاہر ہو چکی ——— مکہ مکرمہ فتح ہو گیا ——— کعبۃ اللہ کو مراسم جاہلیت سے پاک اور صاف کر دیا گیا تو تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے جہاں آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا اس موقع پر کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار شمع ختم نبوت کے پروانے جمع تھے۔ آپ ؐ نے فرمایا:۔

"اے لوگو جو میں کہتا ہوں وہ سنو غالباً سال آئندہ تم سے ملنا نہ ہوگا، اے لوگو تمہاری جانیں اور مال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسا کہ یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہے۔ جاہلیت کے تمام امور میرے قدموں کے نیچے پامال ہیں اور جاہلیت کے تمام خون معاف اور ساقط ہیں اسب سے پہلے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون جو بنی ہذیل پر ہے معاف کرتا ہوں، جاہلیت کے تمام سود ساقط اور لغو ہیں۔ تمہارے لیے راس المال ہے۔ سب سے پہلے میں عباس بن عبدالمطلب کا ربوٰ ساقط اور باطل کرتا ہوں پھر فرمایا تم میں ایسی محکم چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ۔ قیامت کے دن تم سے میرے بارے میں سوال ہوگا، بتلاؤ کیا جواب دوگے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہم تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا، خدا کی امانت ادا کی اور امت کی خیر خواہی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتِ شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اللھم اشھد اے اللہ گواہ رہیو۔

آپ نے خطبہ سے فارغ ہو کر ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کی، اس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی یہ آخری آیت کریمہ نازل فرمائی:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط"

یہ آیت کریمہ اس بات کا اعلان ہے کہ دین مکمل ہو چکا ——— نبوت کی نعمت پوری ہو چکی ——— اب قیامت تک اسلام ہی مکمل ضابطۂ حیات ہے جو امت کی قدم قدم پر راہنمائی کرے گا۔ اس مناسبت اور تعلق سے حج کا دن، صرف حج کا دن ہی نہیں بلکہ تکمیل دین کے اعلان کا بھی دن ہے۔

تکمیلِ دین اور اعلان ختم نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کی ذمہ داری امت محمدیہ پر ڈال دی ہے حکم خداوندی ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ اللہ کے راستے میں تبلیغ کے لیے نکلنا، گمراہوں کو راہ ہدایت دکھانا، خدا کی وحدانیت کا اعلان کرنا، ختم نبوت کا بیان کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، قربانی بھی کسی نہ کسی رنگ میں تمام انبیاء کی سنت ہے ——— عیدالاضحیٰ کے مبارک موقعہ پر ہم صرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور اسماعیل ذبیح اللہ ہی کی یاد تازہ نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

باقی ص۲۰ پر

قربانی کے مسائل

- جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی ہے یا اس کے خریدنے بھر کی قیمت ہے یا ساڑھے سات تولہ سونا ہے تو چاہے اس پر سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو اس پر قربانی کے دنوں میں قربانی واجب ہے۔
- قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔
- مسافر پر قربانی واجب نہیں، لیکن قربانی کے اوقات میں سفر سے واپسی ہوگئی یا کہیں پندرہ روزہ قیام کی نیت کر لی تو قربانی واجب ہوگئی۔
- ۱۰ ذوالحجہ کو بقرعید کی نماز کے بعد سے ۱۲ ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے تک قربانی کرنا درست ہے
- دیہات میں فجر کی نماز کے بعد بھی قربانی درست ہے۔ قصبات کا شمار دیہات میں نہ ہوگا۔
- بکرا، بکری، بھیڑ نر یا مادہ کم سے کم ایک سال کا ہو۔ بھینس وغیرہ دو سال اور اونٹ پانچ سال سے کم کے نہ ہوں۔ خصی یعنی بدھیا جانور کی قربانی بھی درست ہے۔
- جنگلی جانوروں کی قربانی درست نہیں۔
- قربانی کا جانور صحیح سالم اور تندرست ہونا چاہیے۔
- بے دانت یا بے کان کے جانور کی قربانی درست نہیں، اسی طرح اگر سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اندھے، کانے یا نصف یا اس سے زیادہ کن کٹے یا نصف یا نصف سے زیادہ دم کٹے جانور کی قربانی بھی درست نہیں۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

- بڑے جانور بھینس، بیل، اونٹ وغیرہ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو درست ہے مگر ساتوں آدمی برابر کے حصہ دار ہوں کم و بیش حصہ نہ ہو۔
- بڑے جانوروں میں اگر سات سے کم جیسے ۶ یا ۵ حصہ دار ہوں تب بھی درست ہے ایک ہی حصہ رہے تب بھی درست ہے۔
- قربانی کا گوشت خود کھائے، رشتہ داروں کو کھلائے اور محتاجوں کو کھلائے بہتر ہے کہ ایک تہائی فقراء میں تقسیم کرے لیکن اگر کم خیرات کرے تو کوئی گناہ نہ ہوگا۔
- قربانی کی منت مانی تھی کام پورا ہوگیا اور قربانی کی تو یہ گوشت کل کا کل محتاجوں کا حق ہے اس میں سے خود نہ کھائے۔
- کسی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مال سے قربانی کی جائے پھر اس کے مال سے قربانی کی گئی یہ گوشت بھی محتاجوں کا حق ہے۔
- کسی مردہ شخص کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کی تو اس میں سے خود کھانا، دوسروں کو کھلانا سب درست ہے۔
- قربانی کی کھال خیرات کردیں یا اس سے کوئی استعمال کی چیز جیسے چھلنی ڈول وغیرہ بنوا لیں دونوں درست ہیں۔
- قربانی کی کھال اگر فروخت کردیں تو قیمت کا خیرات کرنا ضروری ہے کھال کی قیمت کے وہی مستحق ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔
- اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو یا ذبح نہ کرسکتا ہو تو دوسرے سے ذبح کرا سکتے ہیں لیکن بہتر ہے کہ ذبح کے وقت خود کھڑے رہیں، عورت کی اگر بے پردگی ہو تو اس کے نہ کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔
- قربانی کرتے وقت ..... زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں، دل میں قربانی کی نیت ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردیا تو قربانی ہوگئی
- قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا دے تو یہ پہلے دعا پڑھے "اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ (اگر دوسرے کی طرف سے کر رہا ہے تو مِنِّیْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اس کا نام لے، کئی ہوں تو سب کے نام لے) کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ

باقی صفحہ ۱۳ پر

منظور احمد الحسینی

صدیقی دورِ خلافت میں مرتدین کا قتل

عہد صدیقی دور عہدِ رسالتؐ کے بعد عہدِ اسلامی کا اہم ترین دور ہے۔ عہدِ رسالتؐ کا زمانہ کے لئے ایک مبارک ترین دور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے جانشینوں کے دور کو خلافت راشدہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دور کی ابتداء حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عہد خلافت بڑا ہی ہنگامہ خیز دور تھا۔ مختلف فتنوں کی وبا نے تقریباً سارے عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ کہیں منکرین زکوٰۃ کا فتنہ انتشار پیدا کر رہا تھا تو کہیں قبائلی سرداروں کی بغاوت تھی۔ اسی زمانے میں جھوٹے مدعیانِ نبوت نے اپنا دعویٰ نبوت بڑے کر و فر سے پیش کیا اور الہامات کی بھرمار کر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس خطرناک ارتداد کے فتنے نے پورے عرب کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو میرے باپ پر ایسے مسائل ٹوٹ پڑے کہ اگر بڑے سے بڑے مضبوط پہاڑوں پر بھی نازل ہوتے تو ان کو ریزہ ریزہ کر دیتے۔ ایک طرف مدینہ میں نفاق گھسا ہوا تھا اور دوسری جانب بہت سے عرب مرتد ہو گئے تھے۔

(فتوح البلدان صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ قاہرہ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صرف دو سال کی قلیل مدت میں کمال بصیرت و دانائی سے کام لیتے ہوئے سب فتنوں پر قابو پا لیا اور پورے ملک میں امن و امان بحال کر کے فتوحات کا آغاز کر دیا۔ جس وقت آپؐ کی رحلت کی خبر پورے ملک میں پھیلی تو قریش کے علاوہ جدید الاسلام قبیلوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ یمن میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مسلمان عامل ہٹا دیئے گئے اور مرتدین نے دخل کر لیا۔ اسود عنسی (مدعی نبوت) کا خاتمہ اگرچہ آپؐ کی حیات مبارکہ میں ہی ہو چکا تھا مگر اس کی فوج پھر جمع ہو کر ایک لشکر عظیم بن گئی۔ لہٰذا ضروری تھا کہ ان سب کا قلع قمع کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ ابھی اس معاملہ پر سوچ ہی رہے تھے کہ مرتدین نے مدینہ پر حملہ کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ خود مع لشکر مقابلہ کے لئے نکلے۔ راستے کے پچھلے پہر مرتدین سے مڈبھیڑ ہوئی اور مسلمانوں نے مرتدین کو تلوار کے گھاٹ اتارنا شروع کر دیا۔ آفتاب کی کرن نے ابھی مطلع افق کو اپنے جلوہ سے منور نہیں کیا تھا کہ مرتدین نے شکست کھا کر راہ فرار اختیار کی۔

(بحوالہ تاریخ طبری ص ۶۲ جلد دوم)

ان دنوں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ کی حفاظت کا پورا اہتمام کیا ہوا تھا۔ شہر کے ناکوں پر مسلح اکابر صحابہ کو مقرر کیا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ مدینہ کی حفاظت فرماتے رہے یہاں تک کہ حضرت اسامہ کا لشکر مدینہ واپس آ گیا۔ ان کو حفاظت مدینہ پر مامور کر کے کہا اب تم آرام لو ہم دشمن کے مقابلے پر جاتے ہیں۔ بقیہ فوج فراہم ہوئی اور اس کے امیر خود خلیفہ رسول اللہ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ لشکر کو ہمراہ لے کر ذوا ذوالقصہ ہوتے ہوئے ربذہ کے ابرق نامی مقام پر پہنچے۔ وہاں مرتدین سے مقابلہ ہوا۔ اہل ایمان فتح یاب ہوئے۔ لشکر اسامہ آرام لے چکا تھا۔ اب حضرت ابوبکرؓ نے تہیہ فرمایا کہ مرتدین کا پوری طرح قلع قمع کر دیا جائے۔ اس طرح آپ نے تمام مرتد قبائل کے مقابلے کا انتظام فرمایا۔ گیارہ فوجیں مامور کی گئیں کہ مختلف حصوں میں جا کر دشمنانِ اسلام مرتدین کا مقابلہ کریں۔ حضرت عکرمہ مسیلمہ کے مقابلہ پر مامور ہوئے۔ حضرت مہاجرؓ اسود عنسی کی مہم اور حضرت طلیحہ کے مقابل وغیرہ۔

خاص ہدایات کے علاوہ عام احکام تھے جو کل امراء کے واسطے دستور العمل تھے۔ ہر فوج کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی طرف سے فرمانِ خلافت تھا۔ جس میں مرتدین سے خطاب کیا گیا تھا اور ان کو مخالفت سے باز آنے اور اسلام کی جانب رجوع کرنے کی ہدایت و ترغیب تھی۔ اس میں یہ بھی درج تھا۔

"کہ میں (حضرت ابوبکرؓ) فلاں شخص کو مہاجرین اور اولین تابعین کی جمعیت کے ساتھ تمہارے پاس بھیجا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ تاوقتیکہ وہ اللہ کا پیام تم تک نہ پہنچا دیں نہ کسی سے جنگ کریں اور نہ کسی کو قتل کریں۔ لہٰذا جو اس دعوت کو قبول کر کے اس کا اقرار کرے اپنے موجودہ طرزِ عمل سے باز آ جائے اور عمل صالح کرنے لگے۔ اس کے اقرار اور عمل کو قبول کر کے اس پر بقاء اور قیام کے لئے اس شخص کی اعانت کی جائے اور جو اس پیام (اسلام) کو رد کر دے اس کے متعلق میں نے حکم دیا ہے کہ بعض

اس انکار کی وجہ سے اس سے جنگ کی جائے اور پھر جس پر قابو چلے اس کے ساتھ ذرا بھی رحم نہ کیا جائے۔ ان کو جلایا جائے اور بری طرح قتل کر دیا جائے ان کے اہل وعیال کو لونڈی غلام بنا لیا جائے اسلام کے سوا کسی بات کو ان سے قبول نہ کیا جائے جو اسلام کی اتباع کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے جو اس کے لئے انکار کرے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اللہ سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتا۔ (تاریخ طبری ص ۶۸ ج دوم)

علاوہ فرمان بالا کے ایک اور مراسلہ پر لشکر کے ساتھ تھا جس میں سردار لشکر کے واسطے احکام تھے۔ اس میں یہ بھی درج تھا۔

"جو اعلانیہ طور پر اللہ کی دعوت کو رد کر دے جہاں اور جس طرح ہو سکے ذلت سے قتل کر دیا جائے اور اسلام لانے کے سوا کوئی دوسری شرط اس کی قبول نہ کی جائے جو اسلام کا اقرار کرے اُسے مسلمان سمجھا جائے اور اسی طرح سلوک کیا جائے اور جو اسلام لانے سے انکار کرے اس سے جنگ کی جائے اگر اللہ فتح دے تو مرتدین کو تلوار اور آگ سے بری طرح ہلاک کر دیا جائے" (تاریخ طبری ص ۶۹ ج ۲)

اسی طرح آپ نے نجران ان کے عامل جریر بن کو حکم نامہ بھیجا جس میں یہ درج تھا "مرتدوں سے جہاد کرو...... ان کا بالکل صفایا کر دینا نیز ان کے شرکا کا بھی خاتمہ کرنا (تاریخ طبری ص ۱۴۵ ج ۲)

مسلمانوں کے تمام لشکر اپنی اپنی سمت کی طرف روانہ ہوئے اور مرتدین سے معرکہ آرائی شروع ہوگئی۔ حضرت خالد بن ولید کی طلیحہ (مدعی نبوت) لشکر (مرتدین) کے ساتھ خونریز جنگ ہوئی۔ آخر کار طلیحہ کو شکست ہوئی۔ وہ جان بچا کر شام بھاگ گیا۔ اس کی جماعت پراگندہ ہوگئی۔ بہت سے مارے گئے۔

اگرچہ مرتدین کے تمام معرکے نہایت سخت تھے۔ مگر مسیلمہ کذاب کا معرکہ شدت وقوت میں سب سے بڑھ کر تھا۔

مسیلمہ کذاب (معرکہ رزم)

مسیلمہ کا قبیلہ بنو حنیفہ تھا اور وطن یمامہ واقع ملک نجد۔ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ مجھ کو رسول اللہ نے شریک رسالت کر لیا ہے۔ اس دعویٰ کی تائید کے لئے نہار نامی ایک شخص اس کے ساتھ آگیا۔ نہار نے مدینہ میں شرف حضوری سے مشرف ہو کر قرآن ومسائل دین کی تعلیم حاصل کی تھی جب مسائل ضروری حاصل کر چکا تو آنحضرت ؐ نے مامور فرمایا کہ یمن جا کر تائید اسلام اور مسیلمہ کی تردید کی خدمت انجام دے۔ بدبخت یمن پہنچ کر مسیلمہ سے مل گیا اور بالاعلان شہادت کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے میں نے خود سنا ہے کہ مسیلمہ شریک نبوت ہے۔ اس سے ہزاروں آدمی گمراہ ہوگئے۔ اذان آنحضرت ؐ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا تھا۔ جب مسیلمہ تکبیر کے وقت شریک نماز ہوتا تو موذن سے کہتا اشھد ان محمد ارسول اللہ خوب زور سے کہو۔ مسجع مہمل عبارتیں لوگوں کو سناتا اور کہتا یہ وحی ہے۔ شراب وزنا کی حلت کا اعلان کر دیا تھا ایسے اسباب سے مسیلمہ کا زور روز بروز ترقی کرتا رہا۔ جب مدعیہ نبوت سے مسیلمہ نے نکاح کر لیا تو اس کے لشکر سے مسیلمہ کو مزید شوکت حاصل ہوئی۔ بارگاہ خلافت سے دو لشکر مسیلمہ کے مقابلہ پر نامزد ہوئے تھے ایک حضرت عکرمہ کی زیر امارت دوسرا حضرت شرجیل بن حسنہ کی ماتحتی میں ان دونوں لشکروں نے یکے بعد دیگرے شکستیں کھائیں جب حضرت ابوبکرؓ کو ان ہزیمتوں کی اطلاع پہنچی تو دونوں شکست خوردہ امیروں کو دوسری مہموں پر مقرر کیا اور مسیلمہ کے مقابلہ کا جو حضرت خالد کو (جو طلیحہ سے کامیابی کے ساتھ فارغ ہو چکے تھے) حکم دیا۔ انکی کمک کے واسطے تازہ دم جمعیت روانہ کی اس جمعیت میں انصار کے سردار حضرت ثابت بن قیس اور مہاجرین کے امیر حضرت زید بن خطاب (فاروق اعظم کے بھائی) تھے۔ جب حضرت خالد یمامہ پہنچے تو مسیلمہ کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار تک ترقی کر چکی تھی۔ مسیلمہ نے حضرت خالد کی آمد کی خبر سنی تو آگے بڑھ کر عقربا نامی مقام پر پڑاؤ کیا۔ اسی میدان میں حق وباطل کا مقابلہ ہوا۔ جب دونوں جانب صفوف جنگ آراستہ ہوئیں تو سب سے اول نہار میدان میں آکر مبارزہ طلب ہوا حضرت زید بن خطاب اس کے مقابلہ پر گئے۔ بعد مقابلہ نہار مارا گیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوئی۔ (مورخ طبری نے اس لڑائی کی بابت لکھا ہے لم یلق المسلمون حربا مثلها قط مسلمانوں کو اس سے زیادہ سخت معرکہ کبھی پیش نہیں آیا) رن اس زور کا پڑا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور جمعیت پریشان ہوگئی۔ مسیلمہ کے لشکر نے تعاقب کیا اور دباتا ہوا خود حضرت خالد کے خیمے تک پہنچ گیا۔ حضرت خالد کو بھی پیچھے ہٹنا پڑا۔ ام تمیم حضرت خالد کی بی بی خیمہ کے اندر تھیں کفار نے ان کو قتل کرنا چاہا مجاعہ (مجاعہ کفار کا سردار حضرت خالد کی قید میں تھا۔ اس کی آسائش کی نگرانی ام تمیم کے سپرد تھی حسن سلوک کا اثر تھا جو مجاعہ نے کہا) نے روکا اور کہا۔

نعمت الحرۃ ھٰذہٖ

یہ بہت اچھی آزاد بی بی ہیں۔

عورتوں کو کیا مارتے ہو، مردوں کا مقابلہ کرو۔ یہ سنکر مسیلمہ کے سپاہی خیمہ کی طنابیں کاٹ کر ہٹ گئے۔ اس نازک اور حوصلہ فرسا موقع پر مسلمان امراء لشکر نے اپنی شکست خوردہ فوج کی جمعیت قائم کرنے کی کوشش جس قوت ایمانی کے ساتھ کی وہ قیامت تک صفحات تاریخ پر یادگار رہے گی۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے جانیں مردانہ وار اسلام پر قربان کر کے فوج کو غیرت دلائی اور آخر کار کامیاب ہوئے۔ حضرت قیس بن ثابت نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔

بئسما عودتم انفسکم یا معشر المسلمین اللھم انی ابرأ الیک مما یعبد ھؤلاء (یعنی اھل الیمامۃ) وابرأ الیک مما یصنع ھؤلاء (یعنی المسلمین)

هٰکذا عنّی حتّٰی اریکم الجلاد۔

ترجمہ: اے گروہ اہل اسلام تم نے اپنے نفوس کو بُری عادت سکھائی۔ اے اللہ میں تیرے سامنے ان کے (یعنی اہل یمامہ کے) معبود سے اور ان کی (یعنی مسلمانوں کی) اس حرکت سے جو اس وقت کر رہے ہیں اظہار نفرت کرتا ہوں مسلمانو دیکھو حملہ یوں کیا کرتے ہیں۔

یہ کہہ کر حملہ کیا۔ ایک دشمن کی ضرب سے ان کا پاؤں کٹ گیا۔ وہی کٹا ہوا پاؤں لے کر اس زور سے مار کر اپنے حریف کا کام تمام کر دیا۔ خود بھی شہید ہو گئے۔ مسلمان ہٹتے ہٹتے جب اپنے خیموں سے بھی پیچھے ہٹ گئے تو حضرت زید بن خطاب نے یہ کہہ کر ان کو روکا۔

لاتحوز بعد الرجال واللّٰہ لا
اتکلم الیوم حتی انھز
مھم او القی اللّٰہ فاکلمہ
بحجتی عضوا علی اضراسکم
واضربوا فی عدوکم
وامضوا قدماً یا معشر المسلمین
انتم حزب اللّٰہ وھم احزاب
الشیطان والعزۃ اللّٰہ
ولرسولہ ولاحزابہ اروف
کما اریکم فاصنعوا کما اصنع

ترجمہ: خیموں سے ہٹ کر کہاں جاؤ گے۔ واللہ آج میں اس وقت تک کلام نہیں کروں گا کہ یا دشمن کو شکست دوں اور یا خدا کے سامنے پہنچ کر اپنی معذرت پیش کروں۔ اے لوگو! مصائب برداشت کرو، ڈاڑھیں تھام لو اور دشمن پر جا پڑو اور قدم بڑھاؤ اور اے گروہ اہل اسلام! تم خدا کی جمعیت ہو۔ تمہارا دشمن شیطانی لشکر۔ غلبہ خدا اس کے رسول اور اس کے انصار کے واسطے ہے۔ میری مثال کی پیروی کرو جو میں کرتا ہوں وہی تم بھی کرو۔

یہ کہہ کر شمشیر بکف کفار پر حملہ کیا اور شہادت سے سرخرو ہوئے۔ حضرت ابو حذیفہ نے للکار کر کہا۔ یا اھل القرآن زینوا القرآن بالفعال (اے قرآن والو قرآن کی زینت عمل سے بڑھاؤ) یہ کہہ کر دشمن پر حملہ کیا اور شہید ہوئے۔ حضرت زید بن خطاب کے بعد حضرت براء بن مالک (حضرت انس خادم رسول اللہ کے بھائی) آگے بڑھے ان کی عادت عجیب تھی جب میدان جنگ کا عزم کرتے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ آدمی ان کو دبا لیتے جب یہ حالت گذر لیتی تو میدان جنگ میں آ کر شیر کی طرح پھرتے۔ اس روز بھی یہی ہوا۔ مسلمانوں کی شکست دیکھ کر ان کو جوش آیا اور لرزہ سے فارغ ہو کر میدان میں پہنچ کر للکارا۔

این یا معشر المسلمین انا
البراء بن مالک ھلم الیّ

اے اہل اسلام کہاں جا رہے ہو۔ میں براء بن مالک ہوں۔ میری طرف آؤ۔

ان ترغیبوں اور شہادتوں کا یہ اثر ہوا کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے میدان کی طرف پلٹ کر تازہ جوش کے ساتھ پھر حملہ کیا۔ اس حملہ سے دشمن کے قدم ڈگمگا گئے اور اس مقام تک ہٹ گیا جہاں مسیلمہ کا مشہور سردار محکم بن الطفیل اپنی قوم کو لئے کھڑا تھا۔ اس نے للکار کر اپنے لشکر کو غیرت دلائی اور مسلمانوں پر حملہ کیا۔ عین اسی حالت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی شصت سے تیر قضا چھوٹا جس نے محکم کی گردن میں لگ کر کام تمام کر دیا۔ اس سے مسلمانوں کی ہمت اور زیادہ بڑھی اور زور سے حملہ کیا اور اعداء کو حدیقہ تک ہٹا لے گئے۔ یہ مقام چار دیواری سے محصور تھا اور اس کے وسط میں مسیلمہ قلب لشکر میں قدم جمائے کھڑا تھا۔ دشمنوں نے حدیقہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ حضرت براء بن مالک نے کہا کہ مجھ کو اٹھا کر اندر پھینک دو مگر کسی نے اس کی جرأت نہ کی۔ آخر انہوں نے قسم دلائی۔ مجبور ہو کر لوگوں نے ان کو اٹھا کر دیوار پر پہنچا دیا۔ وہ نیچے کود پڑے اور جانبازی کر کے دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھل جانے پر مسلمانوں نے عام حملہ کیا مگر مسیلمہ نے جگہ سے ہمت نہ کی۔ یہ دیکھ کر حضرت خالد نے اپنے لشکر کو دوسری ترتیب سے قائم کیا اور حکم دیا کہ ہر قبیلہ الگ الگ ہو کر اپنے اپنے نشان کے نیچے لڑے تاکہ ہم دیکھیں کہ ہماری کمزوری کس گروہ کی وجہ سے ہے۔ اس حکم پر ہر قبیلہ سمٹ کر اپنے نشان کے نیچے آ گیا۔ اور نہایت بے جگری کے ساتھ دوبارہ حملے شروع ہوئے اب لڑائی اس قدر شدید ہوئی کہ پہلے معرکے گرد ہو گئے۔ سب سے زیادہ نقصان گروہ مہاجرین و انصار کو پہنچا۔ ان حملوں پر بھی مسیلمہ ثابت قدم رہا۔ وہ وسط لشکر میں مرکز کا مدار بنا ہوا تھا۔

حضرت خالدؓ نے اس حالت کو جانچا اور فیصلہ کیا کہ جب تک مسیلمہ کا خاتمہ نہ ہو گا لڑائی ختم نہ ہو گی۔ یہ خیال کر کے خود صف سے نکلے اور حریف مقابل طلب کیا۔ اس شمشیر برہنہ کے سامنے جو آیا اڑ گیا۔ آخر صفوں کو چیرتے اور مقابلہ کرنے والوں کو کاٹتے ہوئے مسیلمہ تک جا پہنچے اور اس سے گفتگو کر کے حملہ کیا۔ حضرت خالد کے حملہ سے مسیلمہ کے قدم ڈگمگائے اور اس کے لشکر میں فی الجملہ تزلزل پیدا ہوا۔ یہ دیکھ کر سپہ سالار اسلام نے للکار کر کہا مسلمانو ثابت قدم رہو ایک مردانہ حملہ بولو اور دشمن کو مار دو۔ اس للکار پر جو حملہ حق پرستوں نے کیا تھا وہ اتنا زبردست تھا کہ مسیلمہ کا لشکر تاب نہ لا سکا۔ قدم اکھڑ گئے اور میدان سے بھاگنے لگا۔ جب اہل ارتداد کو ہزیمت ہوئی تو لوگوں نے مسیلمہ سے کہا کہ آخر آسمانی مدد کے وعدوں کا کیا حشر ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ اپنا ننگ و ناموس بچانا ہے تو بچا لو۔

اسی حالت میں حضرت وحشی (قاتل حضرت حمزہ) نے اپنا حربہ پھینک کر مسیلمہ کے مارا۔ جس کے صدمہ سے وہ گرا تو ایک انصاری نوجوان نے سر کاٹ لیا۔ دشمن کی فوج میں شور پڑ گیا کہ مسیلمہ کو ایک حبشی نے مار ڈالا یہ سن کر اہل باطل کے رہے سہے حواس بھی جاتے رہے اور بے تحاشا بھاگے۔ لشکر اسلام مظفر و منصور ہوا۔ مورخ

طبری نے لکھا ہے کہ حدیقہ کے قرب وجوار میں دس ہزار مرتد مارے گئے۔ اس لئے اس کا نام "حدیقۃ الموت" مشہور ہے۔ مسیلمہ کے قتل کی خبر سن کر حضرت خالد اس مقام پر آئے جہاں وہ مارا گیا تھا اور لاش تلاش کی۔ مجاعہ پابجولاں ساتھ تھا۔ اس نے پہچان کر بتائی کہ قد زرد و لا بینی ناک کا آدمی تھا۔ اس معرکہ میں مدینہ کے مہاجرین وانصار تین سو اور بیرون مدینہ کے تین سو آدمی شہید ہوئے۔ باقی مسلمان ان کے علاوہ۔ شہدا کی کل تعداد بارہ سو تھی جن میں ۲۰۰ قاری وحفاظ تھے بعد فتح حضرت خالد نے مدینہ کو مژدہ فتح بھیجا۔

ہیگل کے بقول ۲۰ ہزار مرتدین اس معرکے میں قتل کئے گئے۔

بنو حنیفہ کے ساتھ جب جنگ زوروں پر تھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سلمہؓ بن سلامہ کے ہاتھ ایک خط حضرت خالد بن ولید کو بھیجا جس میں ان کا حکم دیا تھا

"اگر اللہ عزوجل ان (مسلمانوں) کو فتح دے تو وہ بنی حنیفہ کے ان تمام مردوں کو جن کی ڈاڑھی نکل آئی ہے قتل کر دیں" (تاریخ طبری صفحہ 119 ج 2)

حضرت خالد بن ولید کے علاوہ حضرت علاء بن حضرمی مرتدین کے قلع قمع کیلئے بحرین گئے ہوئے تھے اس علاقے میں پہنچے جو ہجر سے ملا ہوا تھا۔ اس علاقے کے تمام مرتدین حطم کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح تمام مسلمان حضرت علاء بن حضرمی کے زیر علم جمع ہوئے دونوں حریفوں نے اپنے اپنے آگے خندق کھود لی۔ دونوں روزانہ اپنی اپنی خندق سے برآمد ہو کر ایک دوسرے سے لڑتے تھے اور پھر اپنی خندق میں واپس ہو جاتے تھے ایک مہینے تک جنگ کی یہی کیفیت رہی۔ مرتدین کی جماعت نشے مخمور تھی۔ مسلمانوں نے موقع غنیمت سمجھ کر حملہ کر دیا! ور خود ان کے پڑاؤ میں گھس کر ان کو بے دریغ تلوار کے گھاٹ اتارنا شروع کیا۔ وہ بے تحاشا اپنی خندق کی طرف بھاگے۔ بہت سے اس میں گر کر ہلاک ہو گئے جو بچے وہ گرفتار کر لئے گئے۔

یا قتل کر دیئے گئے۔ مسلمانوں نے مرتدین کی پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا جو شخص بچ کر بھاگ سکا وہ اس چیز کو لے جا سکا جو اس کے جسم پر تھی۔ (بحوالہ تاریخ طبری صفحہ 129 ج 2)

یہاں سے مرتدین کی بقیہ شکست خوردہ جماعت کشتیوں میں بیٹھ کر دارین کے علاقے میں چلی گئی علاء بن حضرمی کا لشکر وہاں پہنچا۔

اب وہاں مسلمانوں اور مرتدین کا مقابلہ ہوا نہایت ہی خونریز معرکہ ہوا۔ جس میں وہ (مرتدین) سب مارے گئے۔ اور کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ مسلمانوں نے ان کے اہل و عیال کو لونڈی و غلام بنا لیا۔ اور ان کی املاک پر قبضہ کر لیا۔

(تاریخ طبری صفحہ 132 ج 2، والنہایہ صفحہ 329 ج 6)

گزشتہ اوراق میں بتلایا جا چکا ہے کہ مرتدین کے ساتھ معافی والا معاملہ قطعاً نہیں کیا گیا بلکہ سب کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ یہی علماء کا اجتماعی مسئلہ ہے۔

اسود عنسی، مسیلمہ کذاب وغیرہ کاذب مدعیان نبوت کے علاوہ ایک لقیط بن مالک ازدی نے عمان میں نبوت کا دعویٰ کر کے اس پر غاصبانہ قبضہ کر لیا اور کافی لوگوں کو اپنا ہم نوا بنا لیا۔ مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا تو اس کے مقابلے میں فوج بھیجی گئی۔ مقام دبا پر دونوں حریفوں کا اجتماع ہوا۔ جنگ شروع ہوئی جو نہایت خونریز اور شدید تھی۔ آخر کار کفار شکست کھا کر میدان سے بھاگے مسلمانوں نے دس ہزار مرتدوں کو معرکے ہی میں قتل کر دیا۔ پھر ان کا تعاقب کر کے خوب بے دریغ قتل کیا۔ (صفحہ 330 ج 2 طبری صفحہ 328 ج 2)

اسلامی لشکر عمان کے مرتدین سے فراغت کے بعد نجد کے مرتدین کی طرف متوجہ ہوئے۔ نجد میں دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ دبا سے زیادہ شدید اور خونریز جنگ ہوئی مگر اللہ نے مرتدوں کو شکست دی۔ ان کا سردار مارا گیا۔ وہ بھاگے۔ مسلمان ان پر

چڑھ گئے۔ اور انہوں نے ان کو بے دریغ جس طرح چاہا موت کے گھاٹ اتارا۔

تاریخ طبری صفحہ 143 ج 2 (والنہایہ صفحہ 330 ج 6)

نجران کے گورنر حضرت جریر بن عبداللہؓ تھے وہاں مرتدین کی تعداد قلیل تھی۔ وہی مقابلے میں آئے اور مارے گئے۔ مورخ طبری لکھتے ہیں۔

"کسی نے ان (جریر بن عبداللہؓ) کا مقابلہ نہیں کیا۔ اس (مرتد) جماعت نے کیا مگر وہ بری طرح قتل کئے گئے۔ (طبری صفحہ 136 ج 2)

حضر موت اور اس کے قریبی علاقوں کے مرتدین کا قلع قمع کرنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت مہاجرین امیہ کو بھیجا۔ کندہ کے مرتدین کے ساتھ بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ مقتولین کی لاشوں سے (قلعے کے چار راستوں میں سے) تین راستے پٹ گئے کندہ کو اس طرح شکست ہوئی کہ ان کے بے شمار آدمی مارے گئے۔ طبری صفحہ 162 ج 2

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ اسلام میں مرتدین کا وجود ناقابل برداشت ہے۔

بقیہ: پاکستانی پالیسی

کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے تو وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے جواب میں کہا کہ اگر میں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو کابینہ سے برطرف کر دیا تو پھر پاکستان کو امریکہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ ملے گا۔ جب ارکان وفد نے سنا تو دوسرے دیگر مطالبات کے متعلق کوئی ذکر نہ کیا۔

الراقم الرقم منظور احمد شاہ آسی مدرسہ دارالعلوم معارف القرآن مرکزی جامع مسجد مانسہرہ نائندہ ختم نبوت ہزارہ۔

مضامین نگار حضرات مضامین صاف اور خوشخط لکھیں ورنہ شائع نہیں کیے جائیں گے۔

حافظ خلیل احمد کروڑ

حاصل مطالعہ

گستاخانِ رسولؐ اور انکا انجام

صحابہ کرامؓ نے گستاخان رسولؐ کو قتل کر کے ثابت کیا کہ سرکار دو عالمؐ کا گستاخ اس دھرتی پر رہنے کا حق دار نہیں

ابن سبینہ یہودی

کعب بن اشرف کے قتل کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ اس قسم کے یہود کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر ڈالو چنانچہ حویصہ بن مسعود کے چھوٹے بھائی محیصہ بن مسعود نے ابن سبینہ یہودی کو قتل کر ڈالا (جو تجارت کرتا تھا اور خود حویصہ اور محیصہ اور دیگر اہل مدینہ سے داد و ستد کا معاملہ رکھتا تھا۔

حویصہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور محیصہ پہلے سے مسلمان تھے حویصہ چونکہ عمر میں بڑے تھے محیصہ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کہا اے اللہ کے دشمن تم نے اس کو قتل کر ڈالا خدا کی قسم اس کے مال سے کتنی چربی تیرے پیٹ میں ہے محیصہ نے کہا۔

واللہ لقد امرنی بقتلہ من لو امرنی بقتلک لضربت عنقک

خدا کی قسم مجھ کو اس کے قتل کا ایسی ذات نے حکم دیا ہے کہ اگر وہ ذات بابرکات تیرے قتل کا بھی حکم دیتی تو واللہ میں تیری بھی گردن اڑا دیتا

ابی رافع

ابو رافع ایک بڑا مالدار یہودی تاجر تھا ابو رافع کنیت تھی عبداللہ بن ابی الحقیق اس کا نام تھا۔ سلام بن ابی الحقیق بھی کہتے تھے خیبر کے قریب ایک گڑھی میں رہتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا اور طرح طرح سے آپ کو ایذاء اور تکلیف پہونچاتا تھا کعب بن اشرف کا معین اور مددگار تھا یہی شخص غزوۂ احزاب میں قریش مکہ کو مسلمانوں پر چڑھا کر لایا اور بہت زیادہ ان کی مالی امداد کی۔ اور ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی عداوت میں روپیہ خرچ کرتا رہتا تھا۔

کعب بن اشرف کے قاتل محمد بن مسلمہ اور ان کے رفقاء رضی اللہ تعالے عنہم چونکہ سب قبیلہ اوس سے تھے اس لئے قبیلہ خزرج کو یہ خیال ہوا کہ قبیلہ اوس نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانی دشمن اور بارگاہ رسالت کے ایک گستاخ اور دریدہ دہن کعب بن اشرف کو قتل کر کے سعادت اور شرف حاصل کر لیا۔ لہٰذا ہمکو چاہیئے کہ بارگاہ نبوت کے دوسرے گستاخ اور دریدہ دہن ابو رافع کو قتل کر کے دارین کی عزت و رفعت حاصل کریں چنانچہ آپکی خدمت میں حاضر ہو کر ابو رافع کے قتل کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی۔

اور عبداللہؓ بن عتیک اور مسعودؓ بن سنان اور عبداللہؓ بن انیس اور ابو قتادہؓ حارث بن ربعی اور خزاعی بن اسود رضی اللہ تعالی عنہم کو اس کے قتل کے لئے روانہ فرمایا اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر بنایا اور یہ تاکید فرمائی کہ کسی بچہ اور عورت کو ہرگز قتل نہ کریں۔

نصف جمادی الآخر ۳ھ کو عبداللہ بن عتیک مع اپنے رفقاء کے خیبر کی طرف روانہ ہوئے (تاریخ طبری ص۲ ج۳) صحیح بخاری میں براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ غروب آفتاب کے قریب جب لوگ اپنے جانور چراگاہ سے واپس لا چکے تھے تب یہ لوگ خیبر پہونچے ابو رافع کا قلعہ جب قریب آ گیا تو عبداللہ بن عتیک نے اپنے رفقاء سے کہا تم یہیں بیٹھو میں قلعہ کے اندر جانے کی کوئی تدبیر نکالتا ہوں جب بالکل دروازہ کے قریب پہونچ گئے تو کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی قضاء حاجت کرتا ہو دربان نے تو یہ سمجھ کر کہ یہ ہمارا ہی کوئی آدمی ہے یہ آواز دی اے اللہ کے بندے اگر اندر آنا ہے تو جلد آ جا میں دروازہ بند کرتا ہوں میں فوراً داخل ہو گیا اور ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا۔

ابو رافع بالاخانے پر رہتا تھا اور شب کو قصہ گوئی ہوتی تھی جب قصہ گوئی ختم ہو گئی اور لوگ اپنے اپنے گھر واپس ہو گئے تو دربان نے دروازے بند کر کے کنجیوں کا حلقہ ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب سب سو گئے تو میں اٹھا اور کھونٹی سے کنجیوں کا حلقہ اتار کر دروازے کھولتا ہوا بالاخانہ پر پہونچا اور جو دروازہ کھولتا تھا وہ اندر سے بند کر لیتا تھا تاکہ لوگوں کو اگر میری خبر بھی ہو جائے

تو میں اپنا کام کر گذروں۔

جب میں بالاخانہ پر پہونچا تو وہاں اندھیرا تھا اور ابورافع اپنے اہل وعیال میں سو رہا تھا مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ابورافع کہاں اور کدھر ہے میں نے آواز دی۔ اے ابورافع۔ ابورافع نے کہا کون ہے میں فوراً اسی جانب ڈرتے ڈرتے تلوار کا وار کیا مگر خالی گیا۔ ابورافع نے ایک چیخ ماری میں نے تھوڑی دیر بعد آواز بدل کر ہمدردانہ لہجے میں کہا اے ابورافع یہ کیسی آواز ہے ابورافع نے کہا ابھی مجھ پر کسی شخص نے تلوار کا وار کیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے تلوار کا دوسرا وار کیا جس سے اس کے کاری زخم آیا بعد ازاں میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھ کر اس زور سے دبائی کہ پشت تک پہونچ گئی جس سے سمجھ گیا کہ اب اس کا کام تمام کر چکا اور واپس ہو گیا اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا۔ جب سیڑھی سے اترنے لگا تو یہ خیال ہوا کہ زمین قریب آ گئی اترتے میں گر پڑا۔ اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی چاندنی رات تھی۔ عمامہ کھول کر ٹانگ کو باندھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا تم چلو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت سناؤ، میں یہیں بیٹھا ہوں اس کی موت اور قتل کا اعلان سن کر آؤں گا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی تو خبر دینے والے نے قلعہ کی فصیل سے اس کی موت کا اعلان کیا تب میں وہاں سے روانہ ہوا اور ساتھیوں سے آملا۔ اور کہا تیز چلے چلو۔ اللہ نے ابو رافع کو ہلاک کیا۔ وہاں سے چل کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشخبری سنائی اور جو واقعہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا آپ نے فرمایا اپنی ٹانگ پھیلاؤ۔ میں نے ٹانگ پھیلا دی آپ نے دست مبارک اس پر پھیرا ایسا معلوم ہوا گویا کہ کبھی شکایت ہی پیش نہ آئی تھی۔

اُبَی بن خلف کا قتل

احد میں ابی بن خلف گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا جس کو دانہ کھلا کر اس امید پر موٹا کیا تھا کہ اس پر سوار ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کروں گا۔

آپؐ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اسی وقت فرما دیا تھا کہ انشاء اللہ میں ہی اس کو قتل کروں گا۔

جب وہ آپ کی طرف بڑھا تو صحابہ اجازت چاہی کہ ہم اس کا کام تمام کریں آپنے فرمایا قریب آنے دو جب قریب آ گیا تو حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے نیزہ لے کر اس کی گردن میں ایک کوچہ دیا جس سے وہ بلبلا اٹھا۔ اور چلاتا ہوا واپس ہوا کہ خدا کی قسم مجھکو محمد نے مار ڈالا۔

لوگوں نے کہا یہ تو ایک معمولی گھروٹ ہے کوئی کاری زخم نہیں جس سے تو اس قدر چلا رہا ہے اُبی نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ ہی میں کہا تھا کہ میں ہی تجھکو قتل کروں گا اس گھروٹ کی تکلیف میرا ہی دل جانتا ہے خدا کی قسم اگر یہ گھروٹ ان کے تمام باشندوں پر تقسیم کر دیا جائے تو سب کی ہلاکت کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح بلبلاتا رہا۔ مقام سرف میں پہونچکر مر گیا۔

(سیرۃ المصطفےٰ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

بقیہ: مسائل قربانی

وَخَلِيلِكَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط

عیدالاضحےٰ کی نماز

نیت (زبان سے کہے یا صرف دل سے خیال کر لے) نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الاضحےٰ واجب مع زائد چھ تکبیرات کے پیچھے امام کے اللہ اکبر۔

جس طرح امام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح پڑھی جائیگی صرف فرق یہ ہے کہ پہلی رکعت میں نیت اور ثنا کے بعد امام تین تکبیریں کہے گا مقتدی بھی تین تکبیریں اس طرح کہیں کہ پہلی اور دوسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری تکبیر میں ہاتھ باندھ لیں اور امام کی قرأت سنیں۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد امام تین تکبیریں کہے گا مقتدی بھی یہ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں پھر چوتھی تکبیر پر رکوع کریں اور نماز پوری کریں

بعد نماز خطبہ بھی سنیں

آپ جانتے ہوں گے 9 ذوالحجہ کو روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے 9 ذوالحجہ تک برابر روزہ رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔

ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی بڑی فضیلت آئی ہے ان بابرکت راتوں میں عبادت کا بڑا ثواب ہے لہذا ان راتوں میں عبادت و دعا کا اہتمام کیجئے۔

بقیہ: آپ کے مسائل

اس کو ہر طرح سے استعمال کر رہے ہیں۔ بعض گلی میں گٹر لائن ڈالے ہوئے ہیں اور اپنے مکان میں داخل ہونے کے لئے چبوترہ یا ایک اسٹیپ (بھی گلی میں بنایا ہوا ہے یہ بھی راہ داری میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ مگر اہل محلہ کو اس پر اعتراض نہیں ہے۔ اہل محلہ ڈاکٹر صاحب کے اس عمل پر خاصے ناراض ہیں۔ اور ان کے متعلق طرح طرح کی باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ لہذا مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں کیا ڈاکٹر صاحب کا عمل شرعاً جائز ہے کیا یہ حقوق العباد کی نفی نہیں ہے۔ نیز یہ بھی مشورہ دیں کہ یہ مسئلہ ان سے کس طرح حل کرایا جائے۔

جواب: چونکہ ڈاکٹر صاحب کے اس عمل سے گلی والوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں اس لئے ان کی اجازت و رضامندی کے بغیر ڈاکٹر صاحب کا چھجہ بنانا جائز نہیں۔

کیا قوالی جائز ہے؟

سوال: قوالی جو آجکل ہمارے یہاں ہو رہی ہیں اسکا کیا حکم ہے۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط جبکہ بڑے بڑے ولی اللہ بھی اسکا اہتمام کیا کرتے تھے اور اس میں سوائے خدا اور اسکے رسول کی تعریف کے علاوہ کچھ بھی نہیں اگر جائز نہیں تو وہ کیا ہے اور ہمارے اسلامی ملک میں فروغ کیوں پا رہی ہے۔

جواب: نعتیہ اشعار کا پڑھنا سننا تو بہت اچھی بات ہے بشرطیکہ مضامین خلاف شریعت نہ ہوں لیکن قوالی میں ڈھول باجا اور آلات موسیقی کا استعمال ہوتا ہے یہ جائز نہیں واللہ اعلم۔

ندیم رانا

جواب آں غزل

صرف قادیانیوں کے لئے

"ظل" نگر کا ـــــ سوالاکھ فقیری تحفہ

مرزا قادیانی کا الہامی نظریہ یا عقیدہ تھا کہ:

"جوہڑے چمار بھی نبی بن سکتے انہیں بھی (مرزا قادیانی طرح) وحی اور الہام ہو سکتا ہے۔"

مرزا صاحب کا ایک بیٹا مرزا محمود تھا جو بہت ہی لاڈلا اور چہیتا تھا ـــــ اس لیے لاڈلا اور چہیتا تھا کہ مرزا صاحب نے ساری عمر محنت کر کے جتنی ترقی کی وہ اس نے نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہ کر کی۔ جب وہ پیدا ہوا تو مرزا صاحب کے علم نے فوراً مرزا صاحب کو الہام کیا:

"کان اللہ نزل من السماء"

اے مرزا یہ پیدا نہیں ہوا "خدا خود آسمان سے اتر آیا"

گویا بیٹا خدا باپ نبی ہے

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی!

مرزا محمود آسمان سے گرا تو نچلا نہیں بیٹھا اس نے کہا "ہر شخص ترقی کر سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی بڑھ سکتا ہے"

اتنی بڑی خدائی اور منصب نبوت کی توہین شاید کسی کافر نے بھی نہ کی ہو جتنی ان دونوں باپ بیٹے نے کی ہے۔ توہین کیا کھلا کھلا تمسخر اڑایا ہے

جہاں تک نبی نبوت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ دروازہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کا تاج پہنا کر بند کر دیا ـــــ البتہ جھوٹی نبوت کا سلسلہ انگریز نے شروع کر رکھا ہے۔ جھوٹے نبیوں میں سب سے اونچا درجہ مرزا قادیانی کو دیا گیا۔ اب تک اس درجے کا جھوٹا نبی کوئی پیدا نہیں ہوا مرزا قادیانی کے بعد اس کے مریدوں چراغ دین جمونی، عبداللہ تیماپوری، عبداللہ چیگاری، احمد سعید قادیانی، احمد نور، سرفروش، خواجہ اسمٰعیل لندن، مفتی ظہیر الدین، عبداللطیف گناچوری، نبی بخش قادیانی، فضل احمد چنگا، بشارت سیالکوٹی نے نبوت کے دعوے کیے لیکن وہ مرزا قادیانی سے کم تر درجے کے جھوٹے نبی تھے۔

ہم نے بڑی جدوجہد اور کوشش کے بعد "ظل نگر" کی نگری کا سوالاکھ فقیری وظیفہ "تلاش کیا ہے اگر قادیانی حضرات اس سوالاکھ فقیری وظیفہ کا ورد کریں تو وہ ترقی کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی سے بھی بڑھ سکتے ہیں۔

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

اس وظیفہ کو ذیل کی ہدایات کے مطابق نوچندی اتوار کو پڑھا جائے۔ ایک کمرے میں علیحدہ جگہ مخصوص کی جائے اگر جانوروں کا باڑہ ہو تو زیادہ مفید ہے کیونکہ کمرے میں تو خوشبو کی نہیں جانوروں کے پیشاب اور بدبو کا ہونا ضروری ہے مصلّیٰ وغیرہ بچھانے کی ضرورت نہیں۔ یہ وظیفہ سوالاکھ مرتبہ پڑھنا ہے۔ اگر ایک نشست میں نہ پڑھا جائے تو باڑے میں نشستیں تبدیل کر سکتے ہیں۔ وظیفہ پڑھتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ منہ قادیان کی طرف ہونا چاہیے اور سامنے مرزا قادیانی کی تصویر رکھنی چاہیے۔ پڑھتے وقت دھیان اور پوری توجہ تصویر پر مرکوز ہونی چاہیے۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کا اشارہ بھی تصویر کی طرف ہو جائے تو یہ وظیفہ کارآمد اور تیر بہدف ہوگا۔ جب آپ ایک ہزار مرتبہ وظیفہ پڑھ لیں تو اپنا جوتا جو کسی حرام یا پلید جانور کا ہو اور کسی قادیانی موچی نے اسے بنایا ہو دس مرتبہ تصویر پر مارنا چاہیے۔ اگر مرزا صاحب (غلام احمد قادیانی) کا اپنا جوتا مل جائے جو اس کے اہل خاندان کے پاس "تبرکات" میں محفوظ ہوگا تو انتہائی مفید ہے۔ اس طرح پہلے ہزار پر دس، دوسرے پر بیس، تیسرے پر تیس جوتے پوری قوت سے مارے جائیں۔ ہر ہزار پر دس جوتوں کا اضافہ کرتے رہیں اور اس طرح یہ سوالاکھ کا فقیری وظیفہ پورا کریں ـــــ اس فقیری وظیفہ میں کسی جلالی جمالی پرہیز کی ضرورت نہیں تاہم مرزا صاحب کی محبوب غذا "ٹانک وائن" (اصل شراب) جو پلومر کی دکان سے مل سکتی ہے۔ دوران وظیفہ وقفے وقفے سے استعمال کی جائے کیونکہ جوتے مارنے کے لیے طاقت کی ضرورت ہے۔ جو قادیانی اس وظیفے کو پڑھے گا۔ اسے قریب قریب سو دفعہ پیشاب آئے گا اس کے لیے ایک برتن ساتھ رکھیں۔ جب سو کی مقدار پوری ہو جائے تو وہ اس پر ڈال دیں جو تصویر کے پاس آ کر بیٹھے گا جس کا ذکر نیچے آ رہا ہے۔

دوران وظیفہ ایک شخص نمودار ہوگا۔ جس کی شکل ڈراؤنی اور بدنما ہوگی، آنکھیں کھلی نہ بند، کوٹ کے اوپر کوٹ پہنے ہوگا، بٹن نیچے کے اوپر، اوپر کے نیچے لگے ہوں گے ازار بند لٹکا ہوگا جس میں چابیوں کا گچھا بندھا ہوگا۔ اس کی آمد کے وقت گھنگھرو بجیں گے جو چابیوں کے گچھے کے

چھن چھناہٹ کی آواز آنے لگی بس ذرا گھبرانے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اتنی گرگابی پہنے ہوئے بھاگا اس کی آواز انتہائی بھدی اور کرخت ہوگی (صوتہ کصوت الحمیر) وہ اگر تصویر کے ساتھ بیٹھ جائے گا وہ کچھ پھونک یا کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ اسی دم کریگا کہ آپ کے دل میں رتی بھر بھی نیکی کا مادہ ہوگا اسے نکال باہر کرے ـــــــ وہ اس وقت تک بیٹھا رہے گا۔ جب تک وظیفہ پورا نہ ہو۔ وظیفہ پورا ہوتے ہی وہ اپنے تمام درجات منتقل کر دیگا۔ اس طرح قادیانی دوستو تم درجے میں مرزا صاحب (غلام احمد قادیانی) اور اس سے بڑھ کر درجہ حاصل کر سکتے ہو۔ اگر یہ درجہ حاصل کرنے میں کوئی امر مانع ہو تو مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس فقیر کی وظیفہ کو ۲۵ ہزار مرتبہ پڑھنے سے مرزا طاہر کا درجہ اور ۵۰ ہزار مرتبہ پڑھنے سے مرزا ناصر کا درجہ ۷۵ ہزار مرتبہ پڑھنے سے مرزا محمود کا درجہ اور ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے سے حکیم نور الدین کا درجہ حاصل کر سکتے ہو۔ آزمائش شرط ہے۔ یہ وظیفہ مرزا صاحب کی کتاب نور الحق میں درج ہے۔ چونکہ یہ کئی صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس لیے ہم نمونے کے طور پر ایک صفحہ کا عکس پیش کر رہے ہیں۔

اگر مذکورہ بالا ہدایات آپ حضرات کی سمجھ میں نہ آئی ہوں یا اور کوئی مسئلہ دریافت طلب ہو تو لاہور میں ثاقب زیروی اور پیام شاہجہانپوری سے پوچھ لیں وہ مرزا صاحب کے رمز شناس اور کھرے کھرے پیروکار ہیں۔ قرآن و حدیث اور علماء حق کا تمسخر اڑانے میں وہ مرزا صاحب کے کان کترتے ہیں ـــــ اگر ان سے بھی مکمل معلومات حاصل نہ ہوں تو ہم نے مرزا صاحب کی کتابوں میں بکھرا ہوا ایک پتہ تلاش کیا ہے اس پتہ پر خط و کتابت کر لیں۔ وہ آپکا ازلی ابدی خیر خواہ ہے مرزا صاحب کا حقیقی خیر خواہ ہے اور ابھی تک زندہ ہے اسکا پتہ یہ ہے۔

مسٹر عزازیل

بمقام ظل لنگر ڈاک خانہ "پدرشتی"

براستہ ٹیچی ٹیچی تحصیل استعاذہ آباد

ضلع بروز پور (ملک دربدر)

نور الحق میں درج وظیفے کا عکس یہ ہے۔

نور الحق حصہ اول

۱۲۵

گالیاں دینے والوں کیلئے مجرب تعویذ

قادیانیوں نے میرے نام گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط دفتر ختم نبوت کراچی کی معرفت بھیجے ہیں جو میرے پاس بذریعہ ڈاک پہنچ گئے۔ گالیاں میں ایسی ایسی گالیاں بھی پڑھنے کو ملیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں بھی بہت کم دستیاب ہیں گالیاں دینے والے مرزا غلام احمد کے بھی کان کتر گئے۔ بہر حال مجھے انکی پریشانی اور مرزائیا کا شدید احساس ہے خطوط کو پڑھنے سے انکی بیماری میں اضافہ کا خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ ان کیلئے یہ تعویذ انتہائی مفید رہیگا۔ مرزا صاحب کی نور الحق کے ایک صفحہ کا عکس اوپر دیا جا رہا ہے اسکے آخر میں جتنی تعداد لکھی ہوئی ہے اتنی ہی تعداد کی تہہ پر پرانی جوتیوں کے ٹکڑے اکھٹے کر کے ان پر لکھ کر گلے میں ڈال لیں انکی تمام پریشانیاں اور بیماریاں دور ہو جائیں گی ایک مرتبہ ضرور آزمائیں۔ بصیرت اور بصارت اتنی تیز ہو جائے گی کہ دن میں تارے نظر آنے لگیں گے ـــــــ ندیم ماما

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آپ کے مسائل کا جواب

ترتیب منظور احمد الحسینی

السلام علیکم کے متعلق چار سوال

غلام مصطفیٰ بستم

سوال نمبر ۱: کیا مسجد میں سلام دینا جبکہ کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہوں جائز ہے یا کہ نہیں۔

جواب: اگر کوئی فارغ بیٹھا ہو تو اس کے قریب جا کر آہستہ سے سلام کہہ دے۔ نمازیوں کو پریشان نہ کرے۔

سوال نمبر ۲: کسی غیر مسلم کا مسلمان کو سلام دینا۔ مثلاً ہندو یا عیسائی وغیرہ جب کسی مسلمان کو سلام دے تو کیا کہا جائے مسلمان کو جواب دینا واجب ہے یا نہیں۔

جواب: غیر مسلم کو خود تو سلام نہ دے اور اگر وہ کہہ دے تو جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا جائے۔

سوال نمبر ۳: کسی غیر محرم مرد کا کسی غیر محرم عورت کو سلام دینا جائز ہے یا کہ نہیں۔ یا سلام کا جواب دینا ضروری ہے

جواب: اگر دل میں غلط وسوسے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں ورنہ درست ہے۔

سوال نمبر ۴: جب کوئی آدمی کلام پاک کی تلاوت کر رہا ہو ایسی حالت میں اسے سلام دیا جا سکتا ہے کہ نہیں اگر سلام دے دیا جائے تو کیا اس پر جواب دینا واجب ہو جاتا ہے

جواب: اس کو سلام نہ کہا جائے اور اس کے ذمہ سلام کا جواب ضروری نہیں

عیدگاہ عید ملنا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۱: عید کے دن مسجد میں مولانا صاحب نے تقریر کیا ہے کہ مسجد کے اندر عید ملنا منع ہے اور ....

سوال نمبر ۲: خطبہ کے بعد دعا کرنا منع ہے آپ حدیث کی روح سے بتائیں کہ منع ہے یا کہ نہیں حدیث کا حوالہ دیں آپ کی مہربانی ہوگی دونوں سوالوں کا جواب الگ الگ دیں۔

جواب نمبر ۱: عید ملنے کا مسئلہ تو اخبار میں لکھ چکا ہوں کہ یہ سنت تو نہیں محض ایک دنیوی رسم ہے اس کو دین کا کام سمجھ کر کرنا جائز نہیں بدعت ہے۔ محض رسم کے طور پر کر لیا جائے تو گنجائش ہے۔

جواب نمبر ۲: بعض علماء عید کی نماز کے بعد دعا کے قائل ہیں اور بعض خطبہ کے بعد اس میں زیادہ تشدد نہیں کرنا چاہیے۔

مکان پر چھجہ نکالنا

سوال: آج کل کراچی میں جو مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ ان میں عام طور سے لوگ اپنی الاٹ کی ہوئی زمین کے ایک ایک انچ پر تعمیر کر لیتے ہیں اور پھر چھت کے ساتھ تین فٹ یا چار فٹ کا چھجہ بھی نکال لیتے ہیں۔ تو کیا شرعی اعتبار سے کسی دوسرے کے حدود میں (خواہ سرکاری زمین ہو یا ذاتی) اس قسم کا چھجہ نکالنا جائز ہے۔

جواب: اوپر کی منزل میں گورنمنٹ کی طرف سے چھجہ نکالنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس کا مضائقہ نہیں اور جس طرف اجازت نہ ہو اس طرف نکالنا درست نہیں

سوال: ہمارا محلہ سرت کالونی (طیر سٹی) جو کافی گنجان ہے۔ یہاں ایک گلی ہے جس کی لمبائی .. انچ ہے اور چوڑائی ۶ فٹ ہے۔ اس گلی کے دونوں بازوؤں میں دو مکان ہیں اس میں سے ایک مکان کے مالک ڈاکٹر صاحب ہیں۔ جو ضعیف العمر ہیں انہوں نے چند ماہ قبل گلی کی طرف اپنے مکان کی تعمیر شروع کی۔ جب مکان کی تعمیر کا کام چھت آیا تو انہوں نے گلی میں اپنے نئے مکان کی چھت کے ساتھ ۳ فٹ کا چھجہ تعمیر کروانے لگے اہل محلہ نے مشترکہ طور پر اسکی مخالفت کی۔ اہل محلہ کا جواز یہ ہے کہ اس گلی سے بجلی کی لائن آئی ہے اور جھٹکے سے دونوں اطراف کھنچنے لگے ہوتے ہیں ٹیلیفون کی لائن بھی اس گلی سے گذر رہی ہے نیز گلی اندھیری ہو جائے گی۔ واضح ہو کہ گلی کے دوسرے بازو کے مالک مکان نے کوئی چھجہ تعمیر نہیں کیا ہے اور نہ ارادہ ہے اہل محلہ نے آپس مل بیٹھ کر مشترکہ فیصلہ کیا جس میں ڈاکٹر صاحب بھی شریک تھے کہ گلی میں کوئی چھجہ تعمیر نہیں ہوگا۔ اور مکان کو بغیر چھجے کے تعمیر کرنے کا فیصلہ دیدیا۔ بغیر چھجے ڈاکٹر صاحب کا مکان بھی تعمیر ہو گیا اب جب محکمہ بجلی نے بجلی کی لائن نصب کرنے کے لئے گلی میں کام شروع کیا تو ڈاکٹر صاحب نے کام بند کرا دیا اور بجلی والوں کو واپس کرا دیا کہ یہ لائن گلی سے نہیں جائے گی گلی میں وہ چھجہ تعمیر کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس عمل سے محلے کے ۲۰ مکانات بجلی کی بہتر سہولت سے محروم رہ گئے اور اسٹریٹ لائٹ جو ان کھمبوں پر لگنی تھی وہ بھی رک گئی واضح ہو کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے زمین کی ایک ایک انچ جگہ اپنی تعمیر کر لیے ہیں اور گلی جو کہ سرکاری ہے۔

حضرت مولانا قاری ہدایت اللہ شاہ صاحب مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اور بالاکوٹ ضلع مانسہرہ کے رہنے والے ہیں رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے انہیں مغربی افریقہ کے ایک ملک لائبیریا بھیجا گیا ہے۔ جانے سے پہلے وہ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب آسی (رہنمائے ختم نبوت) مانسہرہ کے پاس تشریف لائے تو شاہ صاحب نے موصوف کو قادیانیوں کی ایک کتاب "افریقہ سپیکس" دکھائی اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور تاکید کی کہ وہ ان سے رابطہ رکھیں تاکہ قادیانیوں کے بارے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے لٹریچر بھجوایا جاتے۔ لائبیریا پہنچ کر انہوں نے شاہ صاحب کے نام خط لکھا ہے اس خط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قادیانیوں نے سر ظفر اللہ کی وزارت خارجہ سے کتنا فائدہ اٹھایا اور قادیانی وہاں کس انداز سے گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ ان کے نام ردِ قادیانیت کا سیٹ روانہ کر دیا گیا ہے۔ (ادارہ)

مغربی افریقہ میں قادیانی گمراہیوں کے پھندے

قادیانی وہاں پاکستان میں اپنی اکثریت ظاہر کرکے تأثر دے رہے ہیں کہ فوجی حکومت نے ہم پر تسلط جما رکھا ہے۔

راقم الحروف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ مخلص ساتھیوں کی دعاؤں سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ آیا ہے۔ جس کی ساری تفصیل راقم لکھ رہا ہے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ قادیانی قارہ افریقہ میں کیا کچھ کر رہے ہیں آپ کی طرف اپنے سفر کی داستان جدہ سے شروع کرتا ہے۔ کیوں کہ اس سے قبل کے سفر کی روداد لکھنے سے بہت طویل ہو جائیگی۔ اور وقت کی بھی قلت ہے کیونکہ احقر زیادہ مصروف رہتا ہے۔ راقم کی سیٹ جدہ سے کانو کے لئے ۱۲-۷-۱۴۰۵ھ رجب کو تھی۔ جب راقم کانو ائیرپورٹ پر اترا تو کافی دقت پیش آئی۔ کیوں کہ مجھے انگلش نہیں آتی تھی۔ اس لئے کافی پریشانی اٹھانی پڑی اس کے بعد ایک آدمی اردو بولنے والا ملا تو اس کے ذریعہ میں نے اپنا کام چلایا بہر حال پانچ گھنٹوں بعد اس دن شام کو میں کانو سے لاگوس چلا گیا کیونکہ میری سیٹ اسی دن اور کے تھی یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ کانو نائیجیریا کا دوسرا دارالخلافہ ہے لاگوس مرکزی دارالخلافہ ہے۔ بہر حال راقم رات کو آٹھ بجے کے قریب لاگوس ائیرپورٹ پر اتر گیا۔ اتر کر سیٹ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہوں نے کہا کہ صبح پتہ چلے گا۔ اس وقت اور پریشانی ہوئی۔ نہ کوئی زبان جاننے والا ملا۔ اس پریشانی میں اللہ نے مدد فرمائی کہ ایک عربی جاننے والا لبنانی ملا اس نے راقم کے ساتھ تعاون کیا لیکن پھر بھی سیٹ کا مسئلہ نہ حل ہو سکا۔ اسی اثنا میں رات کے دس بج گئے اور راقم کو ایک ہندوستانی ملا اس سے بات کی تو اس نے کہا کہ فکر نہ کریں رات میرے پاس چلے جائیں صبح کوشش کریں گے تاکہ آپ کا کام ہو جائے۔ رات راقم اس کے پاس چلا گیا جب گھر پہنچا تو پتہ چلا کہ یہ تو ہندو مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ راقم کو بڑا تعجب ہوا لیکن کیا کرتا اس کے گھر جا چکا تھا رات اس ہندو نے راقم کا کافی احترام کیا کھانا پیش کیا۔ میں نے انکار کر دیا اور معذرت کر دی صبح کو اس نے ائیرپورٹ لاکر چھوڑ دیا راقم نے انتظار کیا کہ کوئی عربی جاننے والا مل جائے تو میں سیٹ کے بارے میں معلومات کروں بارہ بجے تک کوئی نہ ملا اس کے بعد مالی کا ایک آدمی ملا جو عربی جانتا تھا اس نے میری مدد کی تو نائیجیریا کے جہاز والوں نے کہا کہ جمعہ تک کوئی سیٹ لائبیریا کے لئے نہیں مل سکتی۔ راقم کافی پریشان ہوا کہ جمعہ تک پانچ دن کہاں ٹھہرے نہ میری شناسائی تھی اور نہ میرے پاس اتنی رقم تھی کیوں کہ نائیجیریا میں کافی مہنگائی ہے اسی پریشانی کے عالم میں سارا دن ائیرپورٹ پر گزر گیا۔ جب رات ہوئی تو راقم کو چند پاکستانی نظر آئے جو شکل وصورت میں تو جماعت اسلامی کے نظر آتے تھے اور وہ گروپ کی شکل میں گھوم پھر رہے تھے۔ بہر حال میں نے یہ سمجھ کر یہ لوگ پاکستانی ہیں ان سے بات کی جائے یہاں ایک عالم دین کا فون نمبر تھا مولانا جمیل احمد صاحب راجہ۔ جو دارالافتاء والارشاد کے مبعوث ہیں۔ اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں اور مدینہ یونیورسٹی کے بھی فاضل ہیں۔ میں نے سوچا کہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کروں ان کے ساتھ ہندوستانی سلیمان احمد صاحب کے جو تاجر ہیں۔ دینی کتب کی تجارت کرتے ہیں۔ ان کے بارہ میں معلوم حاصل کر دوں یہ بات

سوچ کر ان پاکستانیوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو احمد پٹیل صاحب کے گھر پہنچا دیں گے آپ بے فکر رہیں لیکن اب چونکہ رات کے دس بج چکے ہیں صبح کو ہم یہ کام کر لیں گے اور مجھے کہا کہ آپ رات ہمارے ساتھ چلے جائیں صبح کو ہم احمد پٹیل کے گھر پہنچا دیں گے بہر حال وہ مجھے وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ اور پھر انہوں نے میرے یہاں آنے کی تفصیلات معلوم کیں۔ کہ آپ نے کہاں جانا ہے۔ اور میری سیٹ جمعہ کو او کے ہوئی ہے۔ لہذا میں احمد پٹیل صاحب کے گھر اور مولانا جمیل احمد صاحب کے گھر جانا چاہتا ہوں۔ ان کے گھر جا کر ساری تفصیلات بتانے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ لوگ تو قادیانی ہیں۔ راقم کو اپنے مرکز میں لے گئے جب میں پہنچا تو سخت پریشانی ہوئی انہوں نے مجھے کہا کہ آپ فکر نہ کریں آپ بھی پاکستانی ہیں اور ہم بھی پاکستانی ہیں ہم انسانی ہمدردی کے تحت آپ کو لائے ہیں لیکن راقم کی طبیعت میں انقباض پیدا ہو گیا۔ مجبوراً رات کو وہاں ٹھہرنا پڑا دوسرے دن انہوں نے انتہائی کوشش کی کہ آپ پانچ دن ہی ہمارے ہاں قیام کریں اس کے بعد ہم سیٹ او کے کرا دیں گے۔ راقم نے سختی سے انکار کر دیا اور دوسرے دن احمد پٹیل کے پاس پہنچا دیا۔ یہ کاروائی جو میں نے لکھی ہے۔ اور تحریر بھی کر رہا ہوں قادیانیوں کے بارے میں ہے۔ کہ یہ لوگ یہاں کیسی کیسی کاروائیاں کرتے ہیں لاگوس میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ اس مرکز کے نیچے سکول اور ہسپتال ہیں۔ انہیں قادیانی ڈاکٹر چلا رہے ہیں۔ روز و شب کفر کی تبلیغ میں مصروف ہیں سادہ لوح افریقیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ یہاں کے سیاہ فام باشندوں کی سادگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور حکومت پاکستان کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کر رکھی ہے۔ کہ پاکستانی حکومت ہم پر ظلم کر رہی ہے اور حکومت پاکستان کے خلاف چھوٹے چھوٹے کتابچے پمفلٹ تمام افریقی ممالک میں پھیلا رکھے ہیں۔ اور لوگوں کو تاثر دینے کی کوشش میں مصروف ہیں کہ پاکستان میں ہماری اکثریت ہے فوجی حکومت نے ہم پر جبراً تسلط جما رکھا ہے۔ بہر حال لاگوس کے بعد راقم جب منروویا کے جہاز کے مسافر خانہ میں گیا وہاں پر بھی قادیانی گروپ کے کچھ مبلغ اور مجھے پوچھنے لگے کہ آپ کس مشن پر جا رہے ہیں تو میں نے ان کو بتلایا کہ اسلام کی تبلیغ کی کوشش میں رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ہمارا مشن بھی یہی ہے۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا مشن ہے تو کہنے لگے کہ ہم جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ابی جان جو ساحل العاج کا دارالخلافہ ہے۔ اس میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں میں نے کہا کہ آپ کا اور میرا مشن جدا ہے میں تو اسلام کی تبلیغ کے لئے آیا ہوں جب کہ آپ لوگ تو گمراہی پھیلانے میں مصروف ہیں انہوں نے یہ بات سن کر راقم کی جانب نہایت غضبناک نظروں سے دیکھا۔

اسی اثنا میں جہاز کے پرواز کرنے کا وقت ہو گیا اور ہم اس میں سوار ہو گئے انہوں دوران گفتگو بتلایا کہ ساحل العاج میں ہمارے کئی سکول، ہسپتال ہیں اور کئی مراکز ہیں۔ اور یہاں کے مسلمان کافی حد تک ان سے متاثر ہیں وہ لوگ جب ائیرپورٹ پر اترے تو مجھے بھی کہا کہ آپ ہمارے ہم وطن ہیں۔ ہمارے ساتھ جائیں لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اور ائیرپورٹ کے انتظار گاہ میں وقت گزارا اور اس کے بعد راقم منروویا کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور رات کو آٹھ بجے کے قریب منروویا جو لائبیریا کا دارالخلافہ ہے۔ اسمیں اتر گیا۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جمعیت الاخوۃ الاسلامیۃ والوں کو اطلاع ہوئی تو راقم کو لینے کے لئے کاریں لے کر آ گئے اور ائیرپورٹ سے جلوس کی شکل میں کاروں میں روانہ ہو گئے دوسرے دن راقم الحروف کو انہوں نے کاکاتا جو منروویا سے ستر کلومیٹر ہے وہاں پہنچا دیا۔ اور یہاں ہی میری تقرری ہوئی ہے۔ جب راقم کاکاتا پہنچا تو نہایت پرجوش طریقہ سے استقبال کیا گیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دین کی برکت ہے۔ اور اللہ تعالے کا فضل و کرم ہے۔ دوسرے دن تمام مسلمانوں نے استقبالیہ دیا۔ اسمیں راقم الحروف عربی زبان میں تقریر کی اس کے بعد ترجمان کے ذریعہ سے انگلش میں ترجمہ کیا گیا۔ اور پھر مقامی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

کوئی نہ مانے!

روزنامہ جنگ لاہور اشاعت خصوصی منہاج القرآن کونشن کی رپورٹ بعنوان حقیقی اسلامی انقلاب کی طرف ایک قدم؟ دراصل حقیقی اسلام کا پبلسٹی رپورٹ سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مبارکہ میں تصاویر کی حرمت واضح ہے اور ہر کتب فکر کے علماء کرام تصاویر کو حرام قرار دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اسلام کے خلاف سازش کرنے والے بھی خود کو مسلمان کہلاتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ کا ایک دیرینہ سوال آج بھی جواب طلب ہے۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

زیر نگاہ صفحہ پر کم و بیش ۲۰ عدد رنگین تصاویر موقر بزرگوں اور دانشور معززین کا عکس نقش ہے اگر علماء کرام سے فوٹو کا شرعی فیصلہ دریافت کیا جائے تو جواب واقعی حقیقی اسلامی ہوتا ہے اور جب عمل اور کردار کا جائزہ لیں تو متضاد بلکہ احکام اسلامی سے متصادم ہوتا ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ بلا ضرورت اتنے ڈھیر سارے فوٹو چھاپنے کا کوئی شرعی جواز تو ہونا چاہیے اس کی وضاحت کون کرے گا کہ روزانہ اخبارات میں زنانہ مردانہ تصاویر چھاپنے کی اہمیت و افادیت کیا ہے اور یہاں اضطرار کی کونسی صورت نمایاں ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرے خیال میں مذہب کے اٹل اصولوں پر رنگ بدلتے زمانے کے مطابق عمل کرانے کا یہ مہلک ترین دیرینہ منصوبہ بروئے کار لایا جا رہا ہے ایسے اجتہاد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیزار فرمائیں گے اور خدانخواستہ قیامت کے روز حوض کوثر سے دھتکار دیئے جانے کا خطرہ بھی ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ اور پھر مستقل نافرمانی یہ محبت نہیں انکار ہے۔ عقیدت، ادب اور اطاعت سے ہی محبت کی تکمیل ہوتی ہے بصورت دیگر حقیقی اسلامی معاشرہ کا قیام ایک موہوم خواب ہے جس کی تعبیر محض دل کو بہلانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان کی تباہی میں شریک
فتنۂ رخ ہی نہیں فتنۂ تصویر بھی ہے

فقیر عبدالواحد بیگ المرحوم منیر ملتان۔

افغانستان کے بارے میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کی پہلی اینٹ نفرت پر رکھنے میں

ظفر اللہ قادیانی کا ہاتھ تھا

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا مدعا انگریز کی اطاعت کی ترغیب دینا جہاد کا جذبہ امت مسلمہ سے ختم کرنا تھا اور مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنا تھا چنانچہ مرزا قادیانی اپنی تحریروں میں برملا یہ تحریر کرتا ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے ...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں گورنمنٹ کی توجہ کے لائق صلا مرزا صاحب نے ساری زندگی انگریز کی اطاعت اور ترک جہاد کی ترغیب دینے میں گزار دی جب نبوت کا دعویٰ کیا والئی افغانستان کو مرزا صاحب نے خط لکھا جس میں اپنی نبوت کے بارے میں تحریر کیا میں نبی ہوں تو والئی افغانستان امیر عبدالرحمان صاحب نے جواب میں فرمایا کہ: "این جا بیا" یعنی ادھر میرے پاس آجا۔ امیر کا ارادہ یہ تھا کہ اگر مرزا قادیانی کابل آگیا تو جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب جیسا حشر اس کا بھی کروں گا۔ لیکن مرزا صاحب کی ہمت نہ پڑی وہ بھانپ گئے کہ والئی افغانستان کیوں بلاتا ہے۔ امیر عبدالرحمان خان کے دور حکومت میں ایک قادیانی عبدالرحمان نامی کو باقاعدہ شرعی طریقہ پر مقدمہ چلا کر سنگسار کیا گیا۔ دوسرا قادیانی عبداللطیف نامی شخص تھا جو ۱۹۰۳ء میں امیر حبیب اللہ خان کے دور حکومت میں علماء کے ساتھ بحث مباحثہ اور مناظرہ کے بعد جب اس کا ارتداد ثابت ہوا تو گردن تک زمین میں گاڑ کر سنگسار کیا گیا عبداللطیف کچھ عرصہ مرزا قادیانی کی صحبت میں قادیان میں رہا پھر ۱۹۰۳ء میں افغانستان واپس پہنچا تو مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پرچار اور جہاد کی منسوخی کا اعلان بڑے پرجوش انداز میں کرنے لگا۔ چونکہ اس وقت انگریز افغانستان اور قبائلی عوام پر غلبہ اور تسلط حاصل کرنے کی فکر میں تھا چنانچہ والئی افغانستان نے باقاعدہ علماء کی مجالس منعقد کی اور عبداللطیف کے عقائد معلوم کرنے کے بعد اس کو سزا دی۔ اسی طرح ایک اور قادیانی نعمت اللہ خان کو بھی کفریہ عقائد کے پرچار اور جہاد کے خلاف تبلیغ پر ۳۱ راگست ۱۹۲۴ء کو شیرپور کے مقام پر سرعام سنگسار کیا گیا۔ چنانچہ دو اور قادیانیوں نور علی دکاندار اور عبدالحلیم کو مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر قتل کیا گیا۔ ان واقعات پر سر ظفر اللہ خان ۱۹۲۵ء میں لندن میں نہایت سیخ پا ہوا اور برطانوی اخبارات اور نشریاتی اداروں سے اپنی تقریر میں افغان حکام کو نہایت بھدے اور سخت نازیبا الفاظ کا نشانہ بنایا اور دھمکیاں دی گئیں چونکہ قانونی طور سے قادیانیت کا داخلہ کابل و افغانستان میں اس وقت بھی ممنوع تھا کوئی قادیانی داخل نہیں ہو سکتا تھا قادیانیت قبول کرنے والے افغان باشندوں کو افغان حکومت سنگسار کر چکی تھی اس لئے قادیانی جماعت اور سر ظفر اللہ جیسے متعصب قادیانی کا مشتعل ہونا لازمی تھا۔ ہماری بدقسمتی یہ ہوئی کہ قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ جیسے نازک اور اہم عہدے پر فائز کر دیا ظفر اللہ مسلسل پانچ سال تک وزیر خارجہ رہا۔ یہ شخص نہایت متعصب اور کٹر قادیانی تھا افغان حکومت اور عوام کے خلاف مندرجہ بالا واقعات کی بنا پر انتقامی جذبہ موجود تھا اور اب تو وقت اس کو مل چکا تھا کہ افغان حکومت سے بدلہ لے بانی پاکستان اگر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کے عہدے پر فائز نہ کرتے تو پاکستان کے شروع سے ہی افغانستان سے تعلقات کشیدہ نہ ہو جاتے افغانستان سے تعلقات سراسر خارجہ پالیسی سے متعلق تھے اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ نے جو قادیانی ہونے کی وجہ سے افغانستان سے عداوت رکھتا تھا۔ افغانستان کے بارے میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کی پہلی اینٹ نفرت پر رکھی اور افغانستان کو سزا دینا چاہی کہ اس ملک میں قانونی طور سے قادیانیت کا داخلہ ممنوع تھا اور کئی قادیانی بننے والے افغانی باشندوں کو افغانستان کی حکومت سنگسار کر چکی تھی۔ ظفر اللہ پہلا وزیر خارجہ تھا وہ دشمن اسلام ایسی بنیاد رکھ گیا کہ آج تک افغانستان سے پاکستان کے تعلقات استوار نہ ہو سکے پھر یہ ایسا کٹر حرام تھا کہ خود بانی پاکستان کے جنازہ میں شریک نہیں ہوا۔ پاس ہی کھڑا رہا اور ایک سوال کے جواب میں کہنے لگا کہ مجھے

مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھ لیں یا کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں اسی لئے میں جنازہ میں شریک نہیں ہوا۔ سر ظفر اللہ نے پاکستان کی خارجہ پالیسی اپنی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کی منشاء کے مطابق ترتیب دی کیونکہ قادیانی جماعت کی پشت پر سامراجی طاقتیں تھیں یہی وجہ ہے کہ جب جنوری ۱۹۵۳ء میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے جو مختلف مکاتب فکر کے علماء پر مشتمل تھا خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات پیش کیئے۔ جن میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ سر ظفر اللہ

باقی ص۲۱ پر

بقیہ : ابتدائیہ

عید کے دن ہمیں حکم ہے کہ عیدگاہ میں جانے اور آنے کے راستے جدا جدا ہوں، جب عیدگاہ کو جاؤ تو تمہاری زبان پر یہ بار بار رہنا چاہیے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔ جب عیدگاہ میں دوگانہ ادا کرو تو پھر یہی جملے دہراؤ اور جب دوسرے راستے سے گھر کو واپس ہو تو پھر تکبیر و تہلیل کے نغموں سے در و دیوار گونج اٹھیں —— اگر خدا نے تمہیں قربانی کی توفیق دی ہے تو قربانی کرتے وقت کہو ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین ہے اور اگر حج بیت اللہ کیلیے جاؤ تو وہاں یہ جملے ادا کرو لبیک لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک الخ اور پھر ایام تشریق میں ہر نماز کے بعد —— اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرو ——

الغرض جہاں جہاں بھی مسلمان آباد ہیں تکبیر و تہلیل و توحید و تحمید کے نغموں سے فضائیں گونج اٹھتی ہیں، ہم بار بار اور با الکلام خدا کی عظمت و کبریائی اور حمد و ثناء بیان کرکے تمام انبیاء کی سنت ادا کرتے ہیں۔ یہ صرف اس لیے ہے کہ جو پروگرام انبیاء کا تھا۔ وہی پروگرام امت محمدیہ کا ہے کیونکہ یہ آخری امت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔

بزم ختم نبوت

وفاقی پارلیمانی سیکرٹری کے نام مجلس ڈیرہ کی یادداشت

محترم ریٹائرڈ ڈاکٹر محمد راجہ نادر پرویز وفاقی پارلیمنٹری سیکرٹری ہاؤسنگ اینڈ ورکس پاکستان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کا نمائندہ وفد آنجناب کو ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی تشریف آوری پر آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ کو مندرجہ ذیل امور کی طرف متوجہ کرتا ہے مقامی بیٹھک (احمدیہ) حال مسجد ختم نبوت کا مسئلہ عرصہ دراز سے متنازعہ فیہ ہے۔ عرصہ تقریباً ۴ سال سے مرزائی، مسجد مذکور سے بے دخل ہو چکے ہیں۔ محکمہ متروکہ، وقف املاک اس میں دفتر بنانا چاہتا ہے۔ مسلمانان ڈیرہ اسماعیل خان چونکہ اس میں نمازیں ادا کر چکے ہیں موقع پر بشکل مسجد محراب و منبر اور بنیاد موجود ہیں بجلی کا بل ہر ماہ متواتر مسجد ختم نبوت کے نام پر آرہا ہے اور اسکی ادائیگی، مجلس تحفظ ختم با قاعدگی سے کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں متعدد وفود مجلس تحفظ ختم نبوت متعلقہ افسران سے ملاقاتیں کر چکے ہیں، جسکی فوٹو کاپی لف ہیں موجودہ وقت میں اس کیس کی رپورٹ اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ نے پیش کر دی ہے اسکیں واپڈا کی رپورٹ اور مکمل کاغذاتی ثبوت فائل پر موجود ہیں، استدعا ہے کہ آپ اس بارہ میں ذاتی توجہ فرما کر مشکور فرمائیں

محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت، حاجی عمران جنرل سیکرٹری، مولانا اللہ بخش، خواجہ مجید زاہد ودیگر اراکین مجلس ڈیرہ۔

صاحبزادہ امدادالحسن نعمانی مانچسٹر

محترمی زید مجدہم مدت کے بعد خط لکھ رہا ہوں کچھ حالات ہی ایسے پیدا ہو گئے تھے۔ جس بنا پر جلدی عریضہ نہ لکھ سکا یہاں ابھی تک سخت سردی ہے اس مرتبہ موسم بہار نہیں آرہا اور پاکستان میں سنا ہے سخت گرمی ہے۔ آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت ہر ہفتہ ایکسپریس ہی آتا ہے۔ اور اسے مسلسل پڑھتا ہوں ماشاء اللہ اب تو خوب رسالہ شروع ہو گیا ہے مجھے یقین ہے کہ سلطان صاحب اور آپ سب حضرات کا ذوق کارفرما ہے میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے آمین۔ امداد الحسن مانچسٹر

پرچے میں انقلابی تبدیلی مبارک ہو

رسالے کی جب سے جلد نمبر ۴ شروع ہوئی ہے اس وقت سے بعض انقلابی قسم کی تبدیلی ہوئی ہے۔ سرورق کا رنگین اور خوبصورت ہونا اخبار ختم نبوت اور بزم ختم نبوت جیسے عنوان سے مراسلات اور خبریں پرچے کو مقبول بنا رہی ہیں انقلابی تبدیلی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو مزید بہتر بنانے کی توفیق دے —— حکومت کے متعلق اب یہ یقین ہوتا جا رہا ہے کہ وہ قادیانی نواز پالیسی چلا رہی ہے کیونکہ قادیانی مزید اپنی شر انگیزیوں میں اضافہ کر چکے ہیں ساہیوال کیس، سکھر کیس، میرپور کیس اور مولانا محمد اسلم قریشی کیس میں حکمرانوں کی خاموشی اس کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں —— مسلم لیگ جس نے ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کا خون بہایا تھا اب چور دروازے اقتدار پر قبضہ کرنے کا سوچ رہی ہے۔

اخلاق احمد —— جوہر آباد ضلع خوشاب۔

مولانا منظور احمد الحسینی

قسط نمبر ۲

طاعون اور مرزاجی کی قلابازیاں

مرزا کے مریدوں اور گھر کے افراد پر طاعون کا حملہ

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ قادیان طاعون کے حملے سے محفوظ رہے گا۔ ہم پچھلی قسط میں بتلا چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور پیشگوئی کے علی الرغم طاعون نے قادیان میں خوب صفائی کی اور قادیان کو برباد کر کے رکھ دیا۔ پھر مرزا صاحب نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ میرا گھر اور میرے مرید محفوظ رہیں گے۔ لیکن طاعون نے مرزا جی کی مخالفت کی قسم کھا رکھی تھی۔ اس نے مریدوں کا خوب پیچھا کیا اور جہنم داخل کر کے چھوڑا۔ اسی طرح مرزا جی کے گھر پر شدید حملہ کیا۔ اس پر چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

ایک قادیانی طاعونی شہید

ایک قادیانی کے مرنے پر قادیانی مفتی نے مرزا قادیانی کو خط لکھا کہ

"خط نمبر ۴۳ ..... قاضی صاحب کے لڑکے کی (طاعون سے) وفات کی تحریک پر حضور (مرزا صاحب) نے جمعہ کے دن جو ہمدردی کا وعظ کیا تھا۔ اس کو میں اس طرح درج اخبار کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کہ موجودہ واقعہ کا ذکر نہ ہو اور عام طور پر جماعت احمدیہ کو ایک نصیحت ہو کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد شہید طاعون سے ہو۔ تو کس طرح ہمدردی کرنی چاہیے۔ مگر افسوس ہے کہ بہ سبب نہ ہونے پولیس کے ہمارا اخبار اب تک نکل نہیں سکا۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب نے اس واقعہ کو اور جماعت کی غلطی کو صاف اور کھلے لفظوں میں شائع کر دیا ہے۔

اب کیا حضور پسند کرتے ہیں کہ میں بھی اسی طرح لکھ دوں اس میں شماتت کا اندیشہ ہے۔ اور دشمن نکتہ چینی کریں گے لیکن الحکم شائع ہو چکا ہے۔

یا میں اپنی پہلی تجویز کے مطابق اس کو عام نصیحت کے پیرایہ میں لکھ دوں

والسلام حضور کی جوتیوں کا غلام محمد صادق عفی عنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک بہتر ہے کہ کوئی ذکر کیا جائے۔ صرف نصیحت کی تقریر لکھ دی جائے۔

مرزا غلام احمد عفی عنہ"

(ذکر حبیب ص ۳۶۸،۳۶۷)

قادیانی جماعت پر طاعون کا پرزور حملہ

"خط نمبر ۴۶ ..... جو شخص روٹی پکانے والا آیا ہے سنا ہے کہ وہ ایک سخت طاعون کی جگہ سے آیا ہے اور کئی عزیز اس کے مر گئے ہیں۔ اس سے کم از کم دس روز تک پرہیز ضروری ہے۔ سنا ہے ایک لڑکا بھی ساتھ ہے اور وہ بیمار ہے۔ شاید طاعون ہے جلد نکال دیا جائے اور جو بھانجا مولوی یار محمد صاحب کا مر گیا ہے جلد دفن کر دیا جائے مولوی یار محمد صاحب جنازہ پڑھ لیں۔ بہت مجمع جمع نہ ہو۔ بلاشبہ وہ طاعون سے مرا ہے۔ بڑی احتیاط درکار ہے

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ"

(ذکر حبیب ص ۳۶۹)

مرزائیوں پر طاعون کا شدید حملہ

اور مرزا صاحب کی گھبراہٹ

"خط نمبر ۱۳ ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ دتا نان پز کا لڑکا جلد بہ فوت ہو گیا ہے۔ اس کو کہلا بھیجا ہے کہ خود ہی غسل وغیرہ باہر باہر دفن کر دے۔ اور خود بھی دس روز تک شہر میں نہ آوے اطلاعاً گزارش ہے۔

حضور کی جوتیوں کا غلام محمد صادق ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء

محبی اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس طاعون کا مادہ بہت تیز ہے ہرگز اسے شہر میں نہ آنا چاہیے۔ اور وہ لڑکا باہر ہی دفن کیا جائے۔ اور غالباً یہ نان پز بھی متاثر ہو گا۔ شاید بعد اس کے وہ بھی طاعون میں گرفتار ہو جائے۔ بہتر ہے کہ اس کو بالکل رخصت کر دیا جائے۔ سنا ہے کہ شیخ عبدالرحیم کے گھر میں اس کی لڑکی خدمت کرتی ہے اگر جاتا ہے تو وہ بھی ساتھ چلی جائے اگر لڑکی رہنا چاہے، تو اس کو نہ ملے۔ مدرسہ کی صفائی کا بندوبست چاہیے۔ انگیٹھی سے تپایا جائے گندھک کی دھونی دی جائے۔ فینائل چھڑکی جائے۔ خدا تعالیٰ فتنہ سے بچائے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

"مکرر یہ کہ نان پز کا رخصت کر دینا بہتر ہے تا اس کا اثر نہ پھیلے"

(ذکر حبیب ص ۳۴۸)

۱۹۰۲ء قادیان میں جب طاعون زوروں پر تھا اس نے قادیانیوں کی خوب گت بنائی اس دوران گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مصداق ہم مرزا قادیانی کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین کا ایک خط نقل کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اخبار جعفر زٹلی کو لکھا تھا وہ میاں محمد بخش صاحب۔ بعد شوق ملاقات کے آپ کو معلوم ہوگا قادیان جسے دارالامان کہا جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ مسیح کاذب و مہدی غاصب کی شامت اعمال و تکذیب دعاوی کا کے لیے دارالزیان بن گیا چنانچہ تفصیل اس مقال کی بدیں طور ہے کہ پہلے آپ (مرزا جی) نے تحریک کر قادیان کے اردگرد بارہ کوس تک وباے طاعون نہ پھیلے گی۔ لیکن کمبخت طاعون جب اردگرد کے دیہات میں اپنا کام کرنے لگ پڑی تو آپ (مرزا جی) نے دیگر پہلو بدلا کہ تین میل میں قادیان کے گرد (طاعون) نہ ہوگی۔ اور قادیان میں تو ہرگز نہ ہوگی لیکن جب معلوم کیا کہ یہ دبا تو لگاتار میرے دعویٰ کی تکذیب کرتی جاتی ہے۔ اور قادیان میں بھی اپنا علم ظاہر کرنے سے باز نہیں آئی اور مجھ کو عالم میں بدنام اور رسوا کررہی ہے تو آپ (مرزا جی) کو سوائے اس کے کوئی تدبیر نہ سوجھی کہ اس میدان کو اور وسعت دی جائے۔ اور ایسی تدبیر کی جائے کہ معترضین کو بھی جائے اعتراض نہ ہو اور کام بھی چل پڑے چنانچہ (اپنی کتاب) کشتی نوح میں آپ نے یہ رنگ بدلا کہ "جو لوگ تیرے گھر کی چار دیواری میں داخل ہوں گے ان پر طاعون نہ ہوگا اور تیری تعلیم پر عمل کریں گے اور تیرے مریدوں کو (طاعون) کبھی بھی نہ ہوگی" لیکن سارا جہان اندھا نہیں (کل دنیا بے وقوف نہیں) طاعون نے اپنے متواتر حملوں سے ثابت کر دیا کہ اس (مرزا) کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں اور میں اس کو کبھی بھی ایک بات پر قائم نہ رہنے دوں گی ہمیشہ اس کی تحریر کو الٹ پلٹ کرتی رہوں گی۔ چنانچہ عرصہ ایک ماہ میں ہی قریب بچیس اشخاص کو اپنے دست غضب سے طمانچہ مار کر عدم نیستی میں جا پھینکا لیکن طرہ تو یہ کیا کہ مریدوں پر بھی دست شفقت پھیر دیا۔ اور گھر کی چار دیواری کے رہنے والوں پر بھی رحم نہ کیا۔ چنانچہ تفصیل اس کی اس طرح ہے۔

تفصیل مریدان جو قادیان میں مرض طاعون سے راہی ملک عدم ہوئے

(مرزا جی کا) مرید بڈھا تیلی کا لڑکا ماکاسی اور اس کی والدہ مرض طاعون سے مری۔ عیدا مرید خاص (مرزا جی) مرض طاعون سے مرا اور اپنی والدہ کو بھی اپنے ساتھ اس مرض میں لے گیا، غلام قادر قریشی مرید کی عورت، شاہ آرائیں مرید کے دو نوجوان لڑکے، جنڈو آرائیں مرید کی عورت، حاجا آرائیں یہ سب مرید قادیان کے رہنے والے تھے جو اس مرض سے مرے اور جو شخص گھر کی چار دیواری میں رہتا تھا اور اس وقت کا ذکر تھا جبکہ نہ غلام احمد، نہ ملہم نہ مجدد نہ مہدی، نہ موعود فقط سندھی بیگ تھا چنانچہ اس کے مرنے کی جو بری گت ہوئی وہ ناظرین کی عبرت کے واسطے مختصر طور پر ظاہر کر دیتے ہیں۔

واضح ہو کہ یہ بچ کا ذکر جس کا نام پیراں دتا تھا۔ عرصہ ستائیس اٹھائیس سال سے ان (مرزا جی) کے ہاں ملازم تھا۔ اور مرزا غلام احمد کی چہیتی بیوی مسماۃ نصرت جہاں آرا بیگم کا دھرم بھائی مشہور تھا اسی واسطے اس (مرزا جی) کے لڑکے پیراں دتا کو ماموں ماموں کہا کرتے تھے۔ اور پیراں دتا اس لقب سے بہت خوش رہا کرتا تھا ..... لیکن چونکہ طاعون کو (مرزا جی) کی چار دیواری میں بھی دخل کرنا تھا اور اس کے دعویٰ کو باطل کرنا تھا اس لیے اس کی نظر اس بیچارے ماموں پیراں دتا پر پڑگئی۔ چنانچہ اس پر دست شفقت پھیرا جب پیراں دتا پر آثار طاعون نمودار ہوئے تو اسی وقت اس کم بخت بے نصیب کو دو مزدوروں کو کہہ کر خانہ بدر کر دیا چنانچہ مزدور کشاں کشاں بے چارہ پیراں دتا کو شہر سے اس طرح لیے جاتے تھے۔ جس طرح چوہڑے (مہتر) کسی مردار جانور کو گھسیٹ لے جاتے ہیں وہ بے چارہ زبان حال سے کہہ رہا تھا۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

خیر پھر قادیان سے باہر ایک جھٹہ پر اسے ڈال دیا کہ سردی سے اس کی جان جلد نکل جاوے وہ بے چارہ تمام رات ایک تنگ و تاریک مکان شکستہ میں جو جھٹہ پر تھا پڑا ہائے ہائے اور وائے وائے کرتا رہا۔ اور پانی مانگتا رہا لیکن کوئی پاس ہوتا تو اسے پانی دیتا یا اس کی خبر لیتا۔ جب غریب بے کس اس عذاب کو نہ سنبھال سکا تو اپنی جان عزرائیل کو بخش کے گی۔ اور قید حیات سے رہائی پاکر عذاب الیم سے چھوٹا تو دم صبح ایک گڑھا سا کھود کر اس کو انہی کپڑوں میں جو اس کے جسم پر تھے دفن کردیا اور اوپر مٹی ڈال دی، نہ غسل نہ جنازہ نہ تجہیز نہ تکفین ..... کچھ بھی نہ ہوا افسوس تو یہ کہ تو بھی حضرت نے مدد دی نہ بہنوئی (مرزا صاحب) کو رحم آیا نہ بھانجے کام آئے۔ چنانچہ اس کی نعش زبان حال سے پکار کر کہہ رہی تھی کہ

باوفا خود نبود در عالم
یا مگر کسے دریں زمانہ نکرد

بقیہ: خصائل نبوی ۴

والا ہو یعنی آپ معمولی سی چادر اوڑھے ہوتے تھے جو چار درہم کی بھی نہیں تھی بعض فضلائے درس کے نزدیک یہ مطلب زیادہ راجح ہے لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک پہلا مطلب زیادہ راجح ہے۔ اور اس باب کی گیارہویں حدیث اس کی تائید کرتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے کہ یا اللہ اس حج کو ایسا حج فرمائیو جس میں ریا اور شہرت نہ ہو۔

فائدہ یہ دعا امت کی تعلیم کی غرض سے تھی یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال تواضع اور غایت عبودیت کی وجہ سے تھی کہ ریا وشہرت کا احتمال بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل میں نہ تھا لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعا فرما رہے ہیں اور اللہ جل شانہٗ سے یہ مانگ رہے ہیں کہ اس حج کو ریا وشہرت سے محفوظ رکھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر پالان پر جو کپڑا تھا۔ وہ اس قدر معمولی کہ ایک روپیہ قیمت کا بھی نہ تھا۔ یہ بھی اسی غایت تواضع کا اثر تھا۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت تھی۔ گو بعض مصالح سے بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیش قیمت لباس پہننا بھی ثابت ہے۔ لیکن عام عادت یہی تھی۔

نامہ نگار

حضرات سے گذارش ہے کہ وہ خبریں اور رپورٹیں خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجیں نیز فوٹو سٹیٹ نہ بھیجیں۔ شکریہ

ختم نبوت

آنجہانی مرزا محمود کی نام نہاد تفسیر صغیر پر پابندی لگائی جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے معروف راہنما مولوی فقیر محمد کا مطالبہ

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت داخلہ اور چاروں صوبوں کے ہوم سیکرٹریوں سے مطالبہ کیا ہے کہ آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود کی تفسیر صغیر پر فوری پابندی لگائی جائے اور الفضل کی جگہ ربوہ سے پانچ ماہوار رسالوں کے ضمیمہ شائع کرنے پر ان کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں اور مرزائیوں کے پاسپورٹ پولیس کی تصدیق کے بعد بنائے جائیں انہوں نے کہا کہ مرزا بشیر الدین کا قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کبیر ضبط شدہ کی چار چار جلدیں ربوہ کے قادیانی طلباء میں کو دی گئی ہیں جو قانوناً جرم ہے۔ اس سلسلہ میں چھاپے مار کر تفسیر کبیر کی جلدیں برآمد کی جائیں اور تفسیر صغیر کو بھی ضبط کرکے ضروری کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ الفضل ربوہ کی بندش کے بعد قادیانیوں نے ماہوار رسالہ تحریک جدید، خالد، مصباح، تشحیذ الاذہان انصار اللہ کے ضمیمے شائع کرکے الفضل کے خریداروں کو ارسال کئے جا رہے ہیں جن میں قابل اعتراض مواد ہوتا ہے۔ اور مرزا طاہر کی لندن میں قابل اعتراض تقاریر اور سرگرمیاں شائع کی جا رہی ہیں جن کے ڈیکلریشن منسوخ کرکے متعلقہ پریس ضبط کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے ہفت روزہ لاہور ۲۲ جولائی ۱۹۸۵ء جلد ۳۴ شمارہ ۲۷ میں اسلام آباد سے اسلام آباد تک یعنی لندن کانفرنس کی کارروائی شائع کرنے پر اس کا ڈیکلریشن منسوخ کرکے ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے جو ایک متوازی حکومت بنانے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء آئینی ترمیم سے قبل مرزائیوں نے پیدائش رجسٹر میں اپنے آپ کو مسلمان لکھا تھا اس کے مطابق نقل لے کر اپنے پاسپورٹ مسلمانوں کی حیثیت سے بنا کر باہر جا رہے ہیں۔ جس کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ پاسپورٹ براہ راست بنانے کی بجائے سپیشل برانچ کی رپورٹ کے بعد بنائے جائیں تاکہ کوئی قادیانی مسلمان لکھ کر باہر نہ جا سکے انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر ہیڈ آف دی ربوہ جب سے فرار ہو کر لندن گیا ہے مرزائی دھڑا دھڑ ملک چھوڑ کر باہر جا رہے ہیں حال ہی میں مرزا طاہر کا داماد لقمان ربوہ میں اپنا سامان فروخت کرکے لندن چلا گیا ہے اور دوسرے بھائی فرید وغیرہ تیاریاں کر رہے ہیں جس کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں انہوں نے کہا کہ قادیانی بدستور کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔ جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اشتعال پیدا کر رہے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لگانے اور گھروں پر لکھنے والے قادیانیوں کو گرفتار کرکے جیل بھیجا جائے یہ عمل ربوہ سے شروع کیا جائے تاکہ ان کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کی روک تھام ہو سکے۔ اور مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ لندن سے گرفتار کرکے مولانا اسلم قریشی کے اغوا کیس میں شامل تفتیش کرنے کے لئے جلد پاکستان لایا جائے

بائیکاٹ کی اپیل

اگر آپ خاتم النبیین کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو

(۱) قادیانیوں کی مصنوعات مت خریدیں۔

(۲) قادیانیوں کی دکانوں سے سودا سلف بالکل نہ خریدیں۔

(۳) قادیانیوں کی دوکانوں کارخانوں میں کام نہ کریں۔ کیونکہ منکرین ختم نبوت آپ سے ہی مالی فائدہ حاصل کرکے اسلام کی سازشوں میں صرف کریں گے۔

نبی سرروڈ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب

نبی سرروڈ میں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی ارکان کا اجلاس ہوا جس کی صدارت جناب حافظ حبیب اللہ صاحب نے کی۔ اجلاس میں مقامی کارکنوں کا چناؤ ہوا اور مرکزی احکام کے مطابق مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔ اجلاس میں سانحہ سکھر کی پرزور مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ صدارتی آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ اجلاس میں اس بات پر سخت افسوس کا اور حیرت کا اظہار کیا گیا کہ حکومت کنری پاک و نبی سرروڈ کے گرد و نواح سے پکڑے والے قادیانیوں کو جو کہ کلمہ طیبہ کا بیج لگائے پھر رہے تھے ۳ تین سال کی سزا دینے کے بجائے صرف مہینہ ۲۰ دن کے بعد ہی ضمانت پر رہا کر رہی ہے۔ مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے ناظم نشر و اشاعت محمد عثمان کھوسہ صاحب، ناظم تبلیغ محمد اشرف صاحب خازن عزیز احمد صاحب، امیر چوہدری انور اعجاز صاحب، نائب امیر سیٹھ امام دین صاحب، ناظم محمد انور صاحب۔

مولانا یار محمد عابد کو صدمہ

تنظیم اہل سنت پاکستان کے مبلغ، جامعہ مسجد فاروقیہ سرگودھا کان اینج شریف کے خطیب اور شعلہ بیان مقرر مولانا یار محمد عابد صاحب کے صاحبزادہ محمد طیب ۸ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت امیر مرکزیہ کی ربوہ تشریف آوری

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہٗ لاہور سے خانقاہ شریف جاتے ہوئے مسلم کالونی ربوہ تشریف لائے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنماؤں نے آپ کا خیر مقدم کیا حضرت الامیر مدظلہٗ ہونے والی تعمیرات کا معائنہ کیا اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ حضرت تھوڑی دیر قیام کے بعد خانقاہ شریف روانہ ہو گئے

پشاور کے علماء کو دھمکی دینے پر شدید احتجاج

مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ نور پور تحصیل و جاگیر کا ایک اجلاس مرکزی جامع مسجد خواجگان میں زیر صدارت علامہ نور محمد صاحب، سعید نائب امیر مجلس ضلع مانسہرہ منعقد ہوا جس میں علاقے کے علماء کرام اور خطبائے عظام نے شرکت کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نور محمد نے کہا کہ قادیانیت کا یہ فتنہ ملک و ملت کے لیے صہیونیت سے زیادہ خطرناک ہے شرکائے اجلاس نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیز کارروائی پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور حکومت کو متنبہ کیا کہ رد عمل پالیسی کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ مرزائیوں کی طرف سے پشاور کے بعض علماء کرام کو بذریعہ ٹیلی فون دھمکیاں دینے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جابہ ملک پور میں جلسہ

جابہ ملک پور: مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ نور پور تحصیل و جاگیر کے زیر اہتمام آخری پروگرام مدرسہ عربیہ تدریس القرآن جابہ ملک پور میں زیر صدارت استاد العلماء مولانا عبد الوہاب صاحب منعقد ہوا۔ قاری محمد سعید صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت سے جلسے کا آغاز کیا۔ جلسے سے دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا نور محمد ناظم اعلیٰ نظام العلماء، مولانا قاری محمد طیب صاحب، مولانا قاری غلام جیلانی صاحب، سالار اعظم قاضی عبد الرشید صاحب مجاہد، مولانا عبد الوہاب صاحب اور عبد الصبور نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ کے مطالبات ابھی تک تسلیم نہیں کئے گئے نہ معلوم موجودہ حکومت نے ان منظور شدہ قادیانیوں کو کیوں کھلی چھٹی دے رکھی ہے اجلاس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد نعروں کی گونج میں منظور ہوئی کہ ملک کے عظیم تر مفاد کی خاطر مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے کیونکہ جس طرح یہ لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں اسی طرح ملک و ملت کے بھی غدار ہیں۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی، مکہ مسجد کا واقعہ اور پشاور کے واقعات کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور اس کی تفتیش کے لیے سپیشل ملٹری کورٹ قائم کیا جائے۔ اسلم قریشی کے قتل میں ملوث مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کا انتخاب

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) کے کارکنوں کا اجلاس مقام بدین میں منعقد ہوا جس میں بڑی تعداد میں علماء و کلاء اور طلباء حضرات نے شرکت کی حسب پروگرام ضلع بدین کا انتخاب ہوا۔ سرپرست: مولانا محمد حسین صاحب خطیب جامع مسجد کلی مدرسہ تعلیم القرآن ماتلی، صدر: مولانا عبد الستار صاحب جاوڈ بدین نائب صدر: مولانا عبد الکریم صاحب شاکر خطیب نبی بخش گوٹھ، ناظم اعلیٰ: مولانا محمد عیسیٰ صاحب سومرو خطیب جامع مسجد فاروقیہ ٹنڈو باگو، نائب ناظم: مولانا محمد قاسم صاحب خطیب جامع مسجد گولارچی، ناظم نشر و اشاعت: حافظ محمد ابراہیم صاحب جامع مسجد تلہار، خازن: جناب حاجی احمد صاحب عتراف شاہی بازار بدین

مانسہرہ پولیس کا بروقت اور مستحسن اقدام

مسلمانوں کے احتجاج پر قادیانیوں کے مکان سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات ہٹا دیں

مانسہرہ: (نمائندہ ختم نبوت) پھگلہ میں کسی وقت قادیانیوں کی اجارہ داری تھی مسلمانوں کی مسجد سے تین چار مرلے زمین چھوڑ کر مسجد کے مقابل اپنی عبادت گاہ بنائی مسلمانوں نے اس زمانہ کو کوئی نوٹس نہ لیا قادیانی پھگلہ میں دندناتے ہوئے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتے رہے مشہور قادیانی مبلغ اللہ دتہ جالندھری کے ساتھ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا پھگلہ میں مناظرہ ہوا قادیانی مبلغ کو راہ فرار اختیار کرنا پڑی۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ پھگلہ میں مسلمانوں کی مسجد میں قادیانیت کے خلاف بولنا بھی جرم تھا بعض مذہبی لوگ مسلمان یہ بھی برداشت نہ کر سکتے تھے کہ قادیانیوں کے خلاف کوئی بات کی جائے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد پھگلہ میں قادیانی عبادت گاہ کو گرا کر مسلمانوں نے مسجد میں شامل کر لیا۔ مانسہرہ کی قادیانی جماعت کے سربراہ سید بشیر احمد کا مکان جامع مسجد پھگلہ کے متصل شمالی جانب ہے اس نے اپنے مکان کی شرقی دیوار پر کلمہ طیبہ قرآنی آیات اور پاک محمد نبیوں کا سردار وغیرہ عبارت کندہ کرائی ہوئی تھیں۔ ۱۲ جولائی ۱۹۸۵ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا ایک وفد حضرت مولانا عبید اللہ خالد کی قیادت میں ڈپٹی کمشنر مانسہرہ سلیمان غنی صاحب سے ملا اور تمام صورتحال سے ڈی سی صاحب کو آگاہ کیا۔ ڈی سی صاحب نے فوراً اے۔ سی مانسہرہ کو حکم دیا کہ قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں لہٰذا پولیس کو بھیج کر مرئی نقوش کو مٹا دیا جائے چنانچہ اسی دن فارسٹ مجسٹریٹ جاوید اور ایس ایچ او مانسہرہ سید معظم شاہ ہمراہ پولیس گارڈ کے پہنچ گئے اور مرئی نقوش کو دیوار سے مٹا دیا اسی اثنا میں قادیانی محمد صادق نے فارسٹ مجسٹریٹ سے پوچھا کہ آپ کے پاس یہ نقوش مٹانے کا کیا جواز ہے مجسٹریٹ صاحب نے اس سے کہا جو کہ تم قادیانی ہو دائرہ اسلام سے خارج ہو تمہیں اسلامی شعائر کے استعمال کا کوئی حق نہیں۔ پولیس کے اس اقدام کو مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ اور مسلمانان ضلع مانسہرہ نے خراج تحسین پیش کیا۔

ربوہ میں جن جن میوزک سینٹروں سے مرزا طاہر کی کیسٹیں ضبط کی ہیں اُنکے خلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) ۲۶ر جولائی کو ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ اور ربوہ کی انچارج نے ربوہ کے میوزک سنٹروں پر چھاپے مار کر مرزا طاہر احمد کی اسلام اور ملک دشمنی کی بنا پر تقریروں کے ۔ ۳۰ کیسٹ ضبط کر لئے ہیں ۔ مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے ربوہ کی انتظامیہ کو مبارک باد پیش کی اور کہا کہ ربوہ کی انتظامیہ نے شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جن جن میوزک سنٹروں سے مرزا طاہر کی اسلام اور ملک دشمنی پر مبنی تقریروں کی کیسٹیں ضبط کی ہیں انہیں واپس نہ کیا جائے بلکہ مرزا طاہر احمد سمیت ان تمام دکانداروں پر مقدمات چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے ۔ مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کی سازشوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے ۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ ساہیوال اور سکھر کے شہیدان ختم نبوت کے مرزائی قاتلوں کو سرعام پھانسی دی جائے ۔ جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں بھی یہی مطالبات کئے گئے ملک عزیز کے نامور شاعر جناب صوفی احمد بخش صاحب چشتی نے اپنے بہترین کلام سے عوام کو محظوظ کیا۔

سکھر کے واقعہ پر بلوچستان میں احتجاجی قرارداد

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) سکھر کے واقعہ پر بلوچستان کے مختلف شہروں کوئٹہ تربت لورالائی ژوب پشین، قلعہ سیف اللہ مسلم باغ زیارت، سبی مکران خضدار مستونگ، خاران، نوشکی تربت بیلہ ، اور اوستہ محمد میں احتجاج جاری ہے گزشتہ دنوں بلوچستان میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی سکھر میں قادیانیوں کی بربریت اور سفاکی خانہ خدا کی توہین ہے جنہوں نے نماز میں کھڑے مسلمانوں پر بم پھینک کر ان کو خاک و خون میں لپیٹ دیا دو نمازی موقع پر شہید ہو گئے اور مزید بارہ افراد زخمی ہوئے جن میں شیخ الحدیث مولانا محمد مراد مدظلہ بھی شامل ہیں۔ اس افسوسناک واقعہ پر سکھر شکارپور اور جیکب آباد کے شہروں میں مکمل ہڑتال رہی۔ کوئٹہ میں بھی بہت بڑا احتجاجی اجتماع ہوا جس میں علمائے کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی ۔ کوئٹہ میں علمائے کرام کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس عمل کے فیصلے کا انتظار کیا جائے ۔ قرارداد میں پر زور مطالبہ کیا گیا کہ مرزائی غنڈوں کو سخت ترین سزا دی جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے سالانہ درس قرآن کے اجتماعات

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام اس سال بھی حسب سابق جامع مسجد الصادق میں درس قرآن و حدیث کا سلسلہ جاری رہا ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین مولانا قاضی اللہ یار خان ، مولانا خدا بخش خطیب ربوہ ، مولانا علامہ عبدالرحیم اشعر ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا اللہ وسایا رابطہ سیکرٹری مرکزی مجلس عمل ، مولانا عزیز الرحمان جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ، مولانا بشیر احمد حصاروی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان ، مولانا فضل الرحمان نامی خطیب جامع مسجد خانقاہ شریف بہاولپور نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت ۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام نظام اسلام کی برکات مرزائیوں کی ملک و ملت کے خلاف جارحانہ سرگرمیاں سے صدارتی آرڈیننس امتناع قادیانیت پر عمل درآمد کی رفتار اور حالیہ رکاوٹوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ درس کا سلسلہ یکم سے ۹ تک جاری رہا احباب دور دراز سے شرکت فرماتے رہے۔

مولانا اللہ وسایا کے اعزاز میں استقبالیہ

ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن بہاولپور نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رابطہ سیکرٹری کے اعزاز میں استقبالیہ کا انتظام کیا ۔ جس میں فیڈریشن کے کارکنوں کے علاوہ جماعتی دوستوں نے بھی شرکت کی ۔ پارٹی سے فیڈریشن کے صدر حافظ محمد طیب سیکرٹری نشریات سید ممتاز اطہر ہمدانی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا ۔ فیڈریشن کے صدر حافظ محمد طیب نے فیڈریشن کی کارکردگی سے حاضرین کو مطلع کیا ۔ اور طالب علم بھائیوں سے تعاون کی اپیل کی ۔ نیز مولانا کو خطبہ استقبالیہ پیش کیا مولانا نے جوابی بیان میں جماعتی کارکردگی ، مرزائیوں کی جارحانہ سرگرمیوں ، سکھر کے اندوہناک واقعہ پر تفصیلی روشنی ڈالی ۔ اور ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے کارکنوں کو مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے تعلیمی اداروں میں کام شروع کر کے بہت اچھا اقدام کیا ہے اور دعا کی کہ خداوند قدوس آپ حضرات کی ساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

مولانا محمد ابراہیمؒ رحلت فرما گئے ۔

جامع مسجد صدیقیہ چوک منیر شہید احمد پور شرقیہ کے خطیب مولانا محمد ابراہیمؒ رحلت فرما گئے ۔ مرحوم نیک سیرت ، نیک صورت ، مخلص فعال دینی ورکر تھے ۔ مسئلہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی جب بھی احمد پور شرقیہ جانے کا اتفاق ہوا مرحوم خلوص و محبت سے پیش آئے ۔ جماعت کیساتھ دامے ، درمے ، سخنے قدمے ہر لحاظ سے تعاون فرماتے تھے ۔ رمضان المبارک کا مکمل زیر علاج رہے لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔ وقت موعود آن پہنچا اور ۱۰ شوال المکرم کو جمعۃ المبارک کے دن اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے ۔ مرحوم کی عمر ۳۰ اور ۳۵ کے درمیان ہوگی پیچھے ایک بیوہ اور دو معصوم بچے سوگوار چھوڑے ۔ تمام قارئین سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

پارلیمنٹ میں قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس پر عمل نہ ہوا تو ہم مستعفی ہو جائیں گے

مجلس کے وفد سے وفاقی پارلیمانی سیکرٹری راجہ نادر پرویز کا اظہار خیال

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ کے ایک وفد نے محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کی قیادت میں وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ اینڈ ورکس جناب میجر راجہ نادر پرویز صاحب سے ڈیرہ کے دو روزہ دورہ کے دوران ملاقات کی۔ وفد کے اراکین میں حاجی مہربان صاحب ناظم اعلیٰ خواجہ محمد زاہد صاحب خازن اور اللہ بخش خطیب جامع بخاری شامل تھے۔ جناب میجر راجہ نادر پرویز صاحب کو مجلس تحفظ ختم نبوت تھیا سیال کے ذیلی امیر جناب ملک محمد اقبال خان ابھیا نے ڈیرہ آنے کی دعوت دی تھی اور ان کے اعزاز میں پرتکلف استقبالیہ بھی دیا گیا۔ وفد کے اراکین نے تفصیلی درخواست پیش کی اور راستہ ماکی ڈیرہ میں واقع مسجد جو سابقہ احمدیہ مسجد کے نام سے موسوم تھی کو مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے کیونکہ مسجد مسلمانوں کا شعار ہے۔ جس پر راجہ نادر پرویز صاحب نے مقامی انتظامیہ کو لکھا ہے۔ کہ مسجد کو مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے۔ ایک سوال کے جواب میں راجہ صاحب نے فرمایا اگر پارلیمنٹ میں قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس پر عمل درآمد نہ ہوا تو ہم مستعفی ہو جائیں گے۔ کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے بغیر تو اسلام بھی نامکمل ہے۔ اور ہم حتی المقدور کوشش کر کے اسمبلی میں قادیانیوں کے سدباب اور انکی جارحیت کے بارے میں آواز اٹھائیں گے۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

کنزی (ختم نبوت یوتھ فورس کنری کی حالیہ میٹنگ میں تمام نوجوان ساتھیوں نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایک اسلامی ریاست ہونے کے ناطے مرتد کے بارے میں قرآن پاک کے حکم کے مطابق سزا نافذ کی جائے تاکہ اسلام کے خلاف بڑھتی ہوئی سازشوں کا تدارک ہو سکے۔

قادیانی آرڈیننس کی مسلسل خلاف ورزی پر اظہار افسوس

کنزی (ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے سرگرم رکن جناب یونس خان پٹھان نے کنری اور اس کے گرد و نواح میں قادیانیوں کی جانب سے قادیانی آرڈیننس کے مسلسل خلاف ورزی پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور ساتھ ہی اسلام کے دعویدار حکومت کی اس مسئلے پر مکمل خاموشی پر حیرت ظاہر کی ہے۔

سکھر کے واقعہ پر بہاولپور میں زبردست احتجاج

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) رمضان المبارک میں قادیانی غنڈوں نے سکھر سندھ کی تاریخی مسجد منزل گاہ میں اس وقت دو بم پھینکے۔ جب مسلمان صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جس سے دو مسلمان حافظ منظور احمد، ملک نور محمد موقع پر شہید ہو گئے۔ اور گیارہ نمازی شدید زخمی ہو گئے جو تا ہنوز، ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جمعۃ ... کا عظیم الشان، اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی بربریت اور غنڈہ گردی کے انسداد کیلئے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ (۲) پاکستان اسلام کے نام حاصل کیا گیا تھا لیکن افسوس صد افسوس کہ مملکت خداداد کو مخالف اسلام فتنوں کی آماجگاہ بنا دیا گیا ہے۔ انہیں فتنوں میں "ذکری فتنہ" بلوچستان میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے بلکہ ذکری لوگ کوہ مراد تربت کے مقام پر مصنوعی حج بھی کرتے ہیں جس سے اسلام کے ایک عظیم الشان شعار کا غلط استعمال ہو رہا ہے لہٰذا یہ مبارک اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ شعائر اسلامی کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے اس نام نہاد حج پر پابندی عائد کی جائے اور جعلی کعبہ گرا دیا جائے۔

اٹک میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں پر احتجاج

اٹک شہر (نمائندہ ختم نبوت) مرزا مسرت اللہ شکر درہ حضرو اور علاقہ چھچھ کی مساجد میں علماء کرام نے جمعۃ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں بڑھتی ہوئی قادیانی شرانگیزیوں پر شدید احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سکھر کی جامع مسجد میں بم پھینکنے کے واقعہ میں فوری گرفتار شدہ قادیانیوں کو سخت سزا دی جائے۔ علماء کرام نے کنری (سندھ) میں قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کی مسجد کے گھیراؤ، میرپور خاص میں ایک مسلمان کو شہید کرنے، بلوچستان میں خفیہ طور پر لٹریچر کی وسیع تقسیم اور پشاور کے علماء کو دھمکی آمیز خطوط لکھنے اور ٹیلیفون کرنے کے واقعات کی بھرپور مذمت کی۔ مختلف مساجد میں قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔ جن کے مطابق مولانا اسلم قریشی کیس کی موجودہ تفتیشی ٹیم کو بھی شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا نیز مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کے خلاف بیانات دینے، ملک میں انتشار پھیلانے اور قادیانیوں کو حکومت کے خلاف اکسانے کی وجہ سے مرزا طاہر احمد کو وطن واپس لا کر اس پر مقدمہ قائم کیا جائے۔ علاوہ ازیں مقامی ضلعی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی نے کہا ہے کہ قادیانی علی الاعلان ملکی قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ لیکن حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کی طرف سے مسلسل خاموشی کی پالیسی برقرار رہی تو عنقریب ہی موثر احتجاج کے طریقے اختیار کئے جائیں گے۔

آج کے دور میں — ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہو

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/ بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

خالص اور سفید —— صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

حمدِ باری تعالیٰ جل مجدہ

اے الٰہ العلمیں، اے مالکِ روزِ جزا — تیری شانِ بے نیازی کی نہیں ہے انتہا
دہر کا ہر ذرہ تیرے نور سے معمور ہے — کثرتِ اعیاں میں ہے وحدت تری جلوہ نما
نور سے کس کے ہیں روشن آفتاب و ماہتاب — ہے فلک پر کوکب و انجم میں یہ کس کی ضیا
کیسی کیسی نعمتیں ہم کو میسر ہیں یہاں — دل ملا عقلِ رسا بخشی، دیا فہم و ذکا
بے کسوں کی بے بسوں کی ہے فقط یہ آرزو — ہو مہیا دولتِ اخلاص اے بارِ خدا

شارقِ ناچیز کو دینی بصیرت ہو نصیب
اے الٰہ العلمیں، بہرِ مصطفٰےؐ

فردوس بداماں ہے، مدینہ دیکھا

اعجاز دو عالم میں نبیؐ کا دیکھا — بہتا ہوا توحید کا دریا دیکھا
فردوس بداماں ہے مدینہ دیکھا — جھکتا ہے جہاں عرشِ معلّٰی دیکھا
دیکھا وہ جمالِ رخِ زیبا دیکھا — اب اوج پہ قسمت کا ستارا دیکھا
جس شخص پہ بھی آپؐ کا سایہ دیکھا — عالم میں سدا، اس کا سر اونچا دیکھا
کونین کی زینت ہیں رسولِ اکرمؐ — ہمسر کوئی انساں نہ فرشتا دیکھا
قرآن سراسر ہے نبیؐ کی تعریف — ہر لفظ میں حضرتؐ کا سراپا دیکھا
حیران ہیں تہذیب و تمدن کے نقیب — حضرتؐ کے غلاموں کو بھی مولا دیکھا

ہر آن برستے ہیں چھما چھم انوار
شارقؔ کبھی وہ منظرِ طیبہ دیکھا

خاص برائے ختم نبوت —— جناب شارق انبالوی کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ